وسط ایشیا کے مغل حکمران

www.KitaboSunnat.com

قاضی محمد اقبال چغتائی بائیقرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔

- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وسط ایشیا کے مغل حکمران

قاضی محمد اقبال چغتائی۔ بایقرہ

www.KitaboSunnat.com

چغتائی ادبی ادارہ، لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

ناشر : چغتائی ادبی ادارہ
III-C-46 گلبرگ III لاہور

مطبع : اظہر سنز پرنٹرز
مزنگ چونگی لاہور۔

تعداد اشاعت : ۵۰۰

صفحات : ۱۰۴

قیمت : ۱۰۰ روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ ۵

مقدمہ ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۳

شجرہ نسب حضرت نوحؑ ۱۴

حضرت نوحؑ اور مغل ۱۵

مغل سرداروں کا شجرہ نسب ۱۹

معاہدہ تومنہ خاں ۱۹

مغلوں کی ابتدا اور واقعات ۲۱

چنگیز خان ۲۵

چنگیز خان کی اولاد ۲۹

جوجی خاں ۔ تولی خاں ۔ اوکتائی خاں ۔ چغتائی خاں ۔
قراچار نوئیاں ۔ ہلاکو خاں ۔

چغتائی خاں کی اولاد ۳۵

تغلق تیمور ۔ تغلق تیمور کا قبول اسلام ۔ قمرالدین خضر خواجہ ۔

قدیم مغلوں کا طرز زندگی ۴۱

تورہ چنگیزی "یاسا" ۴۳

ترخان ۴۷

اعزاز یافتہ ترخان کی مراعات ۴۸

مغلوں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ کی وجہ ۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

نقشہ حدود سلطنت امیر تیمور گورگان ۵۵
نقشہ تومنہ خان ۵۶
صاحبقران امیر تیمور گرگان ۵۷
امیر تیمور کے انتظامی قوانین ۶۱
صاحبقران امیر تیمور کے سلاطین ۶۳
امیر تیمور کی اولاد ۶۴
امیر زادہ غیاث الدین جہانگیر - امیر جلال الدین میران شاہ
امیر زادہ عمر شیخ - مرزا شاہ رُخ بن تیمور - پیر محمد بن جہانگیر بن
امیر تیمور - خلیل سلطان بن میران شاہ بن امیر تیمور - الغ بیگ
مرزا بن شاہ رُخ بن امیر تیمور - مرزا ابوسعید بن سلطان محمد بن
میران شاہ بن امیر تیمور - یونس خان -
یونس خان کی زراعت میں دل چسپی اور ردعمل ۷۱
صاحبقران امیر تیمور گورگان ۷۳
ابوالغازی سلطان حسین بایقرہ ۷۵
محمد خان شیبانی ۷۹
نقشہ دور بابر ۸۱
نقشہ ۸۲
شجرہ صاحبقران امیر تیمور گورگان ۸۳
غازی محمد ظہیر الدین بابر بادشاہ ۸۵
بابر کی وصیت ہمایوں کے نام ۹۲
تیموری مغلوں کی رشتہ داریاں ۹۳
حواشی ۹۴
مغلوں کے متعلق مستند ماخذ کی فہرست و مغل القابات ۱۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

چنگیز خاں سے پہلے کے مغلوں کے حالات یکجا کہیں نہیں ملتے ۔ ان کے حالات کہانیوں کی شکل میں اگلی نسلوں تک پہنچے ۔ یہ کہانیاں چینی اور مسلمان مصنفین نے اپنے اپنے تاریخی پس منظر میں پیش کیں ۔ میرے فاضل دوست قاضی محمد اقبال صاحب نے جو تیموری خانوادے سلطان حسین بایقرا (م ۹۱۱ھ/۱۵۰۶ء) والئے ہرات کی نسل سے ہیں ان کے حالات کو اُردو میں یکجا کرنے کا شرف حاصل کیا ۔ چنگیز خاں و امیر تیمور اور انکے کے جانشینوں کا ذکر مختصر مگر تسلسل کے ساتھ بیان کر کے اپنی جگہ قابلِ صد ستائش اقدام کیا ہے ۔

چنگیز خاں کے بعد اس کی سلطنت ٹوٹ پھوٹ گئی ۔ تمام جانشین ایک دوسرے سے لڑ لڑ کے مر گئے ۔ کسی نے ۴۰ سال سے زیادہ عمر نہیں پائی ۔ اس کی اولاد میں سے جو وسط ایشیا اور مغربی علاقوں میں حکمران بنے ۔ کچھ عرصہ بعد مسلمان ہو گئے جو مشرقی علاقوں پر حکمران رہے انھوں نے بدھ مت اختیار کیا ۔

امیر تیمور کی وفات کے بعد اس کی سلطنت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ۔ اس کا بڑا حصہ اس کے فرزند شاہ رُخ کے حصے میں آیا ۔ شاہ رخ کی وسعتِ سلطنت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تیس بڑے شہروں میں اس کے نام کے سکے مضروب ہوتے تھے ۔ اس کی ملکہ گوہر شاد بھی بڑی قابل خاتون تھی وہ تیموری روایات کے مطابق اہل علم کی بڑی قدردان تھی ۔ اس کا ایک بیٹا مرزا بائسنغر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا خطاط تھا۔ دوسرا بیٹا الغ بیگ علم فلکیات کا ماہر تھا۔ اس نے سمرقند کی مشہور رسدگاہ بنوائی۔

الغ بیگ ۱۴۴۹ء میں قتل ہوا۔ اس کے بعد اس کی سلطنت کے بڑے حصے ہرات اور سمرقند پر ابوسعید مرزا حکمران ہوا۔ اس کا دارالحکومت علم و فضل کا گہوارہ بنا رہا ماوراالنہر کے عظیم نقشبندی بزرگ حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار سلطان ابوسعید کے سرپرست تھے۔ ظہیرالدین بابر کا والد عمر شیخ مرزا بن سلطان ابوسعید مرزا بھی ان کا مرید تھا۔ انہوں نے ہی بابر کا نام ظہیرالدین رکھا تھا۔ وہ اس کے عقیقہ کی تقریب میں شامل ہوئے۔

اس کے بعد تیمور کے فرزند عمر شیخ کا پڑپوتا ابوالغازی حسین مرزا جو تاریخ میں سلطان حسین بائقرا کے نام سے مشہور ہے ہرات میں تخت پر بیٹھا۔ اس کا وزیرِ اعظم میر علی شیر نوائی چغتائی ترکی زبان کا سب سے بڑا ادیب تھا۔ فارسی زبان کا نامور شاعر مولانا عبدالرحمٰن نورالدین جامی بھی ابوالغازی سلطان حسین بائقرا کے دربار میں موجود رہے۔ ایک روایت کے مطابق سلطان اُن کا مرید تھا۔ ابوالغازی کے دربار میں اس زمانے کے بہت سے اہلِ فضل و کمال جمع تھے۔ اس کے دربار کو علمی اکیڈمی ہونے کا گمان گزرتا تھا۔

ظہیرالدین بابر کی تزکِ بابری علم و ادب کا مرقع سمجھی جاتی ہے۔ ترکی زبان کے چغتائی لہجے میں صرف میر علی شیر نوائی اس سے آگے نکلا ہے اور کوئی ادیب اس کی گردِ پا کو نہیں پہنچ سکا۔ بابر کے فرزند ہمایوں کو علم ہیئت پر دسترس حاصل تھی اور بڑا اچھا زائچہ بنا لیتا تھا۔ اس نے اپنی جان اسی شوق میں گنوائی۔ وہ زہرہ سیارے کے طلوع کا منظر دیکھنے شیر منڈل کی چھت پر موجود تھا مغرب کی اذان سن کر وہ مسجد جانے کے لئے سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا کہ اچانک اس کی تہا اس کے پاؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلے آگئی۔ اور وہ گر گیا اور اسی صدمے سے جاں بحق ہو گیا۔ اس کا بھائی مرزا کامران صاحبِ دیوان شاعر تھا۔ پروفیسر محفوظ الحق نے اس کا دیوان شائع کر دیا ہے۔

اکبر اعظم کے دربار پر بھی علمی اکیڈمی ہونے کا گمان گزرتا ہے۔ ابوالفضل، فیضی، عرفی، عبدالرحیم خانخاناں، حکیم ابوالفتح، میاں تان سین، نظیری اور شاہ فتح اللہ شیرازی جیسے فضلاء اس دربار میں موجود تھے۔ جہانگیر فنِ مصوری پر سند سمجھا جاتا ہے۔ اس کی تزک فارسی ادب کا بہترین مرقع ہے۔ شاہجہاں کا ذوق تاج محل جامع مسجد دہلی، لال قلعہ، شالامار باغ، شیش محل اور جامع مسجد ٹھٹھہ کی صورت میں منصۂ شہود پر آیا۔ اس کے فرزند دارا شکوہ نے تصوف اور تقابل ادیان پر متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ اورنگ زیب عالمگیر کے رقعات کا شمار فارسی کے ادب عالیہ میں ہوتا ہے۔ ان حکمرانوں کے علاوہ شہزادوں اور شہزادیوں نے بھی متعدد کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ غرضیکہ خانوادۂ تیمور نے علمی میدان میں جتنا کام کیا ہے اتنا اور کسی شاہی خانوادے کے حصے میں نہیں آیا۔

قاضی محمد اقبال صاحب نے مغلوں اور علمی خانوادے کے سربراہ امیر تیمور گورگان کی حیات اور کارناموں کو اردو زبان میں بیان کر کے ہمیں اس کے کارناموں سے روشناس کرایا ہے۔ قاضی صاحب کا اسلوبِ نگارش منفرد ہے اور ان کی زبان بڑی سلیس اور عام فہم ہے۔ جن لوگوں نے ابوالکلام آزاد جیسا اسلوب اپنایا ہے۔ انہوں نے اردو کی خدمت کے پردے میں اپنی اردو دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ میرے نزدیک زبان جتنی عام فہم اور سلیس لکھی جائے گی اتنی ہی وہ عوام میں مقبول ہو گی۔ انہوں نے محاورۂ زبان کا بھی خیال رکھا ہے اور کئی بار راقم سے مشورہ بھی کیا ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ ان کا کام مقبولِ عام ہو اور اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کو اپنے بزرگوں پر کام کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرمائے (آمین)

پروفیسر محمد اسلم

سابق صدر شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا حرف

کارِ تحقیق و تاریخ نویسی از تاجرے
باعثِ حیرت و استعجاب است

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر
سابق وائس چانسلر بہاولپور یونیورسٹی
پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

تاریخ بادشاہوں اور قوموں کے عروج وزوال کی داستان ہوتی ہے۔ اگلے چند اوراق پر حکمران منگولوں کے متعلق مختصر جائزہ مستند تاریخی کتابوں کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ اس سے قدیم منگولوں کی تہذیب وثقافت اور رسم ورواج کی عکاسی بھی ہوتی ہے۔

مغل حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد کہلاتے ہیں۔ منگولوں کے ایک قبیلے کے سردار کی بیٹی کا نام الانقوئی تھا۔ اس کی شادی ہوئی مگر ٹوٹ گئی۔ ایک رات زوردار چمک اس کے خیمے میں داخل ہوئی اور اس کے منہ کے راستے پیٹ میں داخل ہو گئی۔ کچھ عرصہ بعد اس کے حمل کے آثار نمودار ہوئے اور تین بچے پیدا ہوئے۔ ان میں جو حکمران ہوا وہ بوزنجر تھا۔ یہ اپنے آپ کو سورج کی اولاد کہتا تھا۔ منگولوں کی سورج پرستی کی بڑی وجہ یہی واقعہ تھا۔[1]

چنگیز خان سے پہلے کے منگولوں کے تفصیلی حالات کسی کتاب میں محفوظ نہیں۔ چنگیز خان کے متعلق بھی مسلمان مصنفین نے ہی معلومات فراہم کی ہیں۔ مسلمانوں نے اس کی محمد شاہ خوارزم کے خلاف کارروائی کا ذکر اور اس کے مظالم کی داستانیں بیان کر کے اس کو تمام دنیا میں روشناس کیا۔ چنگیز خان کی جو اولاد جو وسط ایشیا میں رہی مسلمان ہو گئے اور جو مشرقی علاقوں یا چین میں حکمران ہوئے انہوں نے بدھ مت اختیار کیا۔

طبقاتِ ناصری حصہ اوّل ص۶۳ کے مطابق امام رکن الدین نے چنگیزیوں کے ہاتھوں اپنی شہادت سے پہلے ایک رباعی کہی۔ جس کا مفہوم ہے "کوئی بات نہ کہہ کیونکہ یہ سب کچھ ہمارا کیا ہوا ہے" ۔ اشارہ چنگیز خان کے سفیروں اور تاجروں کے قتل کی طرف ہے جو اترار کے مقام پر محمد شاہ خوارزم کے گورنر قدر خان نے بے گناہ قتل کئے اور ان کا مال لوٹا۔

ہلاکو خان کو امیر المومنین کے وزیر احمد نے حملہ آور ہونے کی دعوت دے کر بلایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے ساتھ تمام کارروائیوں میں شریک رہا۔ یہ اس کی اپنی دشمنی جو امیر المومنین کے بیٹے ابوبکر کے ساتھ چلی آ رہی تھی کا نتیجہ تھا۔ ہلاکو خان کی اولاد مسلمان ہو کر ایران میں حکمران رہی۔ ازاں بعد مقامی آبادی میں گم ہو گئی۔ [۲]

امیر تیمور چھٹی نسل میں قراچار نوئیاں (سپہ سالار امیر الامراء چنگیز خان) کی اولاد تھا۔

جبکہ چنگیز خان اور قراچار نوئیاں دونوں ہی چوتھی پشت میں تومنہ خان کی اولاد تھے۔

تومنہ خان کے دو بیٹوں قبل خان اور کچولا بہادر کے درمیان پشت در پشت عمل کرنے کے لئے ایک معاہدہ "التمہ تومنہ" کے نام سے تحریر کیا گیا۔ جس میں طے ہوا کہ قبل خان کی اولاد میں خاقان اور کچولا بہادر کی اولاد میں امیر الامراء ہی بنتے رہیں گے۔ اسی معاہدے کی رُو سے چنگیز خان خاقان اور قراچار نوئیاں سپہ سالار امیر الامراء بنے۔ یہ معاہدہ جو لوہے کی ایک پلیٹ پر تحریر تھا چنگیز خان نے خزانے سے منگوا کر سب کو دکھایا اور اپنے بیٹے چغتائی خان کو اس پر عمل کرتے ہوئے قراچار نوئیاں کو شریک حکومت رکھنے کی وصیت کی۔

دوسری دفعہ تغلق تیمور نے یہ تحریر امیر تیمور کو بھی دکھائی۔ [۳]

امیر تیمور نے بعد میں اس معاہدے کو تنسیخ شدہ قرار دے دیا کہ اس کے دادا برکل نوئیاں نے امارت چھوڑ کر کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ مگر وہ ایک چنگیزی "محمود" کو برائے نام خاقان بنا کر تمام اختیارات خود استعمال کرتا رہا۔ محمود کی والدہ سے امیر تیمور نے شادی کر لی تھی۔ [۴]

امیر تیمور کے پڑپوتے ابوسعید مرزا نے وسط ایشیا اور اس کے پوتے محمد ظہیر الدین مرزا بابر نے ہندوستان میں غیر معمولی جدوجہد کے بعد بڑی بڑی حکومتیں قائم کر کے اپنے آباؤ اجداد کا نام روشن کیا۔ یورپی مصنفین نے بابر کو "شیر" کا خطاب دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی مقدمہ

۱۔ مغلیہ دور حکومت صـ۴۴ ۔ اکبر نامہ صـ۱۷۸

۲۔ طبقات ناصری دوم صـ۲۴۳

۳۔ مغلیہ دور حکومت صـ۴۵ ، توزک تیمور صـ۲۸

۴۔ امیر تیمور (ہیرلڈلیم) صـ۲۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیج کر انسانی زندگی کا سلسلہ شروع کیا۔ جب انسانی نسل بڑھنے لگی تو خوراک اور دوسری ضروریاتِ زندگی کے حصول کے لیے جھگڑے شروع ہوئے تو آپس کی جنگوں کا آغاز ہوا۔ جنگلی پھلوں، جنگلی جانوروں اور پرندوں کے گوشت اور دوسری قدرتی خوراک کی کمی کو پالتو بھیڑ بکریوں کے دودھ اور گوشت سے پورا کیا گیا۔

طاقتور انسانوں نے کمزوروں کے حقوق پامال کر کے نظریہ طاقت کو فروغ دیا۔ اس نظریہ کے تحت دنیا کے مختلف حصوں میں بادشاہتیں قائم ہو ہو کر ختم ہو گئیں۔ منگولیا کے باشندے جب نئی چراگاہوں کی تلاش میں ملک سے باہر نکلے تو منگولوں سے مغل کہلائے۔ ان مغلوں نے بھی نظریہ طاقت پر عمل کرتے ہوئے تمام ایشیا اور مشرقی یورپ تک کو فتح کر کے اپنی بادشاہتیں قائم کیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شجرہ حضرت نوح علیہ السلام

- عابر — طوفان نوح سے قبل فوت ہوا
- یافث — اسکی نسل یورپ اور ایشیا میں پھیلی
- یام — طوفان نوح میں غرق ہوگیا
- سام — عرب اور امریکن اسکی نسل ہیں
- حام — افریقن نسل

یافث:

- ترک
- موس
- یونان
- ہارج
- فزر
- خلج
- منج
- چین
- نمز
- کماری

(۱)
ترک ← النجہ خان ← تاتار ← کیوک ← مغول ← قراخان ← قوزخان ← کن خان ← ای خان ← ورخان ← منگلی خان ← تینگیز خان ← ایل خان ← قیان خان ← تیمور تاش

(۲)
منگلائی خواجہ ← یلدون ← جوائینا بہادر ← النقوی (دلہرکی) ← بوزنجر خان (بیٹا سورج) ← بوقا خان ← تومنین خان ← قائدو خان ← بائسنقر خان ← تومنہ خان

(۳)
تومنہ خان

- قبل خان ← برتان بہادر ← یسوکا بہادر ← چنگیز خان
  - اکتائی خان
  - تولی خان
  - چغتائی خان
  - جوجی خان
- قجولا بہادر ← امیر ایردم جی برلاس ← امیر سوغو چیچن ← قراچار نوئیان ← ایجل نوئیان ← ایلنگیر نوئیان ← امیر برکل ← امیر ترغا
  - شیریں بیگم آغا
  - امیر تیمور گورگان
  - تغلق ترخان آغا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السلام اور مغل

موجودہ انسانی زندگی کا سلسلہ طوفانِ نوح کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ طوفانِ نوحؑ کے وقت اس کشتی میں کل ۸۰ لوگ (۴۰ مرد، ۴۰ عورتیں) سوار تھے۔ کشتی کے دوبارہ زمین پر اترنے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی ان میں سے صرف ۸ لوگ باقی بچے (حضرت نوحؑ اور اُن کے تین بیٹے سام، حام اور یافث اور اُن کی بیویاں۔ ان تینوں کی اولاد دنیا کے مختلف حصوں میں بسی اور پھیلی۔ سام کی اولاد عرب ممالک اور یورپ۔ حام کی افریقہ اور امریکہ۔ یافث کی چین، منگولیا[۱] اور ایشیا۔ منگولیا میں بسنے والے منگول ہی مغل کہلائے[۲]۔ جس میں صحرائے گوبی کا علاقہ بھی شامل تھا۔ یہ مغل قبائل اپنی آبادی میں اضافے کی وجہ سے خوراک کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنے پالتو جانوروں کی خوراک کے حصول کے لئے بہتر چراگاہوں کی تلاش میں خانہ بدوش زندگی بسر کرنے لگے۔ ان جانوروں میں بھیڑ، بکریاں، اونٹ اور گھوڑے شامل تھے۔ جن کا وہ دودھ پیتے اور گوشت کھاتے تھے۔ اونٹ اور گھوڑے کو باربرداری اور سواری کے لئے بھی استعمال کرتے تھے۔ ان جانوروں کی کھال کے خیمے بنا کر ان میں رہتے تھے[۳]۔

چراگاہوں کے حصول کے لئے قبائل میں جنگیں بھی ہوتی تھیں۔ جب جنگوں میں لوہے کے بنے ہوئے اسلحہ کا استعمال شروع ہوا تو اس کے بنانے والوں کی قدر بڑھ گئی۔

مغلوں کے علاقوں میں لوہا عام پایا جاتا تھا۔ اس لئے ان علاقوں میں اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم ہوگئیں اور یہ اسلحہ ساز قبائل کے سردار بن گئے۔ تلوار، کلہاڑا اور بلم ان مغلوں کی ایجاد ہیں[۴]۔

www.KitaboSunnat.com

مغلوں نے اسلحہ کے استعمال میں مہارت حاصل کی اور ان کا پیشہ سپاہ گری ہو گیا۔ گھوڑا اُن کے پاس موجود تھا۔ اس لئے گھوڑے پر سوار ہو کر لڑتے تھے۔ دوسروں کی حفاظت کے عوض خراج بھی وصول کرتے تھے۔ باپ بیٹے کو میراث میں تلوار ہی چھوڑتا تھا۔ ان کے پالتو جانور ان کی دولت ہوتے تھے۔ وہ اپنے پیشے سپاہ گری کو برتر سمجھتے تھے۔[۱۰]

زمین حکومت کی مشترکہ ملکیت ہوتی تھی۔ کھیتی باڑی کا پیشہ مغلوں نے کبھی نہیں اپنایا۔ ایک انسان کو جانوروں کے ساتھ ہل چلاتے دیکھ کر کم ہمت اور کمتر سمجھتے تھے۔ صحرائی مغل پالیوز بان بولتے اور لکھتے تھے۔ مویشی پالتے جو ان کی ذاتی ملکیت ہوتے تھے۔ سردار اپنے لوگوں کے ساتھ خیموں میں رہتے۔ مغل اس خاقان کی ملازمت نہ کرتے جو ان کے ساتھ خیموں میں رہائش نہ رکھتے۔[۱۱] کھلے میدانوں میں دشمن کے آمنے سامنے لڑنے کے قائل تھے۔ قلعہ بند ہونا بزدلی سمجھتے تھے۔[۱۲]

مغل خاقان اپنے دربار جو روائتی شان و شوکت کے ساتھ ایک بڑے خیمے میں منعقد کرتے جسے بارگاہ کہتے تھے۔ یہ دربار عارضی قیام گاہ میں بھی منعقد کرتے تھے۔ فیصلے باہمی مشورے سے کرتے تھے۔[۱۳]

خاقان اپنی رعایا کا محافظ ہوتا تھا۔ ان کی عام ضروریات پوری کرنا اس کے فرائض میں شامل تھا۔ خاقان کے پاس لامحدود اختیارات ہوتے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ ہر قسم کے فتنہ و فساد پر قابو پالیتا تھا۔ خاقان کے سامنے باغی پاؤں میں زنجیر ڈال کر لائے جاتے تھے۔[۱۴]

احسان کا بدلہ احسان سے دیتے تھے۔ دشمن کو قابو میں لانے کے بعد کوئی رعایت نہ دیتے تھے۔ خاقان اپنی اولاد کی تربیت کے لئے آتالیق[۱۵] مقرر کرتے تھے جو ان کو انکی سپہ گری و قوانین حکومت سکھاتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ کارکردگی پر خاقان کی طرف سے اعزازات ملتے تھے۔ "ترخان" اعلیٰ ترین اعزاز تھا۔ خاقان کئی کئی شادیاں کرتے تھے مگر اعلیٰ نسل کی بیوی کی اولاد اعلیٰ مقام پاتی تھی۔ اعلیٰ نسل کے مخالفین بیں شادیاں کر لیتے تھے اور ان کی قدر کرتے تھے۔ دوسری حکومتوں سے تعلقات قائم کرنے کے لئے سفیر بھیجتے تھے۔ چنگیز خان نے حکومتی اختیارات اور ذمہ داریوں کو تحریر کیا اور اس پر عمل کیا اور ان تحریروں کو امیر تیمور نے بھی اپنایا۔[۱۲]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

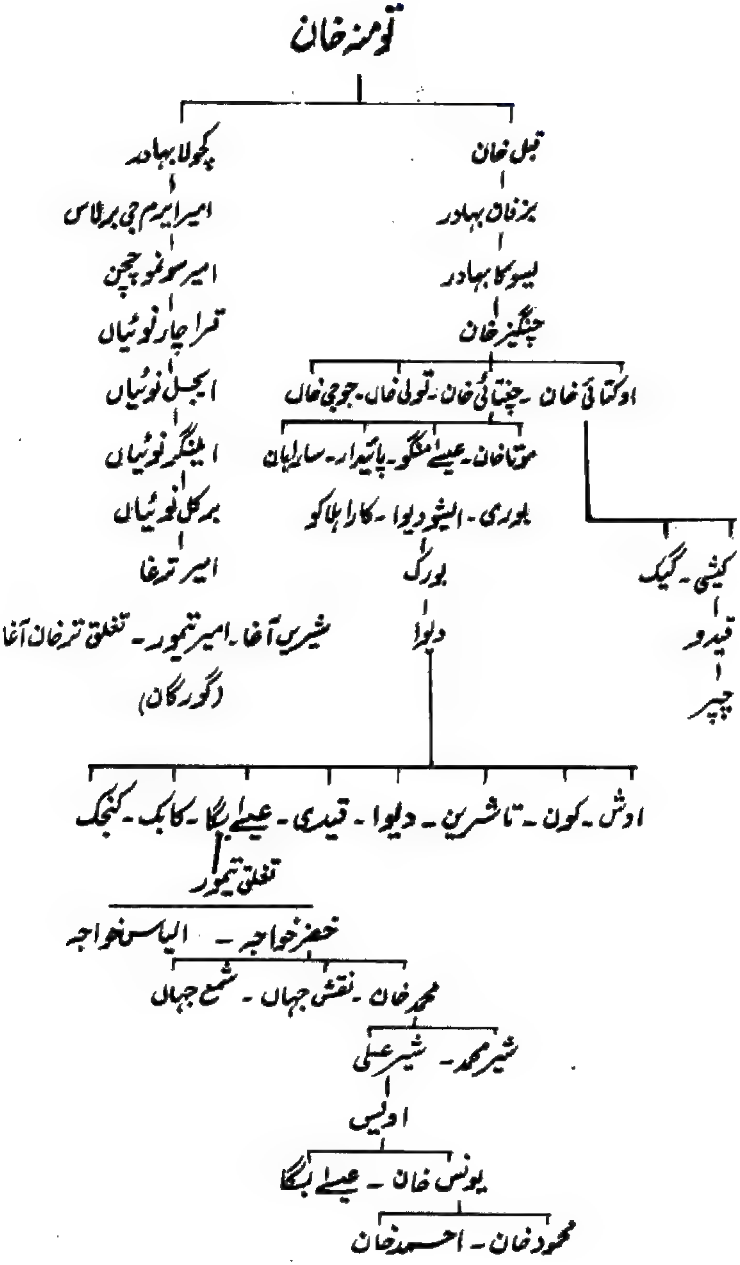

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغل سرداروں کا شجرہ نسب (حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد)

تومنہ خان بن بائنقر۔ قیدو۔ تومتین۔ بُوقا۔ بورنجر۔ الانقوئی۔ جوئنا۔ یلدوز۔ منگلائی۔ تیمورتاس۔ تباق۔ ایل خان۔ تنگیز۔ منگلی۔ وزخان۔ ای خان۔ افوز۔ قرا۔ مغول تاتار۔ النجہ۔ ترک۔ یافث۔[1]

معاہدہ تومنہ خان

تومنہ خان نے اپنی زندگی میں اپنے دو بیٹوں جو جڑواں بھائی تھے اپنی اپنی صلاحیتوں اور باہمی رضامندی سے فیصلہ کیا کہ اس کا بیٹا قبل خان اور اسکی اولاد خاقان (بادشاہ) بنے اور دوسرا بیٹا کچولا بہادر اور اسکی اولاد ملک کا امیر (وزیر اعظم اور سپہ سالار) رہیں۔ یہ فیصلہ نسل در نسل عمل درآمد کے لئے اپنی زبان "یالیو" میں تحریر کیا گیا۔ اور اس کا نام "التما تومنہ" رکھا گیا۔ چنگیز خان نے یہ معاہدہ جو ایک لوہے کی پلیٹ پر تحریر تھا وصیت کرتے وقت خزانہ سے منگوا کر سب کو دکھایا تھا اور چغتائی خان کو نصیحت کی کہ قرا چار نوئیان اپنے اتالیق کو اقتدار میں شریک رکھے۔ امیر تیمور نے بظاہر اس معاہدے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ اُس کے دادا امیر برکل نوئیاں کے امارت سے کنارہ کشی کے بعد ختم ہو جانے باوجود محمود کو جو چنگیز خان کی نسل سے تھا بے اختیار خاقان بنا لیا تھا۔[2]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغلوں کی ابتدا، اور واقعات

مغل (منگول) کی دوسری شکل ہے۔ یعنی منگولیا کے رہنے والے۔ شروع میں یہ لفظ "منگ کول" تھا۔ جس کا مفہوم بہادر لوگ تھا۔ ان قدیم مغلوں کا وطن منگولیا تھا۔ یہ چین کے شمال میں واقع ہے۔ چنگیز خان کے زمانے تک یہاں کے مغل قبائل صحرائے گوبی سے کوریا کے ساحل تک پھیل چکے تھے۔ مسلمانوں کی آمد سے پہلے وسط ایشیا میں ترکستان، تاشقند، سمرقند اور فرغانہ پر بھی حکمرانی کی۔ ان خانہ بدوش شاہسواروں نے چین فتح کیا تھا۔ دیوارِ چین ان مغلوں کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہی بنائی گئی تھی۔ یہ لوگ ریوڑ پالتے تھے۔ گھوڑوں پر سوار رہتے ۔۔۔ اپنے جانوروں کے لئے گھاس کی تلاش میں خانہ بدوش زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ جانوروں کا گوشت کھاتے۔ دودھ پیتے اور کھال کے خیمے بنا کر ان میں رہائش رکھتے تھے۔ امیر تیمور (ہیرلڈ لیم) ص ۲۵۴

نئی چراگاہوں پر قبضہ کے لئے پہلے قابضین سے جنگیں بھی کرتے تھے اسی لئے ان کا پیشہ جنگجوئی تھا۔ تمام لوگ گھڑ سواری کے ماہر تھے۔ ان کے علاقوں میں لوہا پایا جاتا تھا۔ اس سے ضرورت کے مطابق اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کر رکھی تھیں۔ تلوار، کلہاڑہ اور بَم ان مغلوں کی ایجاد ہیں۔ تاریخ مغلیہ، ص ۶۲، پہچان، ص ۸

اسلحہ بنانے والے لوگوں کی زیادہ عزت کی جاتی تھی۔ تیمورچی (چنگیز خان) اسی لوہار قبیلے کا فرزند تھا۔ طبقات ناصری (انگریزی) ص ۸۹۲ (تاریخ مغلیہ، ص ۸۱)

ایک پادری ولیم روبرگ ۔۔۔ پہلا یورپی باشندہ تھا جس نے مغلوں کی سرزمین میں داخل ہونے کی جرأت کی۔ اس نے چشم دید حالات قلمبند کیے۔ وہ لکھتا ہے۔ یہ لوگ شہر نہیں بساتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے گھر سفید نمدہ اور بانسوں سے بنے ہوئے، بیل گاڑیوں پر لدے ہوئے سفر میں رہتے ہیں۔ جو بیس بیس فٹ چوڑی ہوتی ہیں۔ گھر کا سامان اونٹوں پر لادے رکھتے ہیں۔ شادی شدہ عورتوں کو خوشنما گاڑیاں دی جاتی ہیں۔ ایک لڑکی بیس بیس گاڑیاں چلالیتی ہے۔ گاڑیاں ایک دوسری سے بندھی ہوتی ہیں۔ گھر میں مالک کا بستر بڑے دروازے کے مقابل ہوتا ہے۔ مالک کے سرہانے نمدے کا بنا ایک گڈا لٹکا رہتا ہے جو اس کا بھائی کہلاتا ہے۔ گرمیوں میں چاول کی شراب اور سردیوں میں گھوڑی کا دودھ پیتے ہیں۔ یہ مشروب پینے سے پہلے تھوڑا سا اس گڈے پر چھڑکا جاتا ہے۔

امیر تیمور (ہیرلڈلیم) ص ۲۵۶

فتح کے بعد جشن یا ضیافت میں ضرورت سے زیادہ شراب پیتے ہیں۔ جھاڑوں میں پشم کے کم از کم دو لباس پہنتے ہیں۔ پہاڑی بکروں کے سینگوں کے پیالے بناتے ہیں۔ بیویاں خریدی جاتی ہیں۔ بیواؤں کی شادیاں نہیں کرتے۔ کپڑے نہیں دھوتے کہ خدا ناراض ہوتا ہے۔ آسمانی بجلی سے بہت ڈرتے ہیں۔ بیمار کے مکان پر نشان لگا دیتے ہیں۔ جس کے بعد کوئی بھی اس طرف نہیں جاتا۔ ان کا عقیدہ ہے کہ آنے والے کے ساتھ بدروحیں یا مضر ہوائیں اندر داخل ہو جاتی ہیں۔

امیر تیمور (ہیرلڈلیم) ص ۲۵۱

چودھویں صدی کے ایک مصنف نے مغلستان کے حالات اس طرح بیان کئے ہیں۔

تمام آبادی خانہ بدوش چرواہوں پر مشتمل تھی۔ قدرتی گھاس پھوس پر اپنے جانور پالتے تھے۔ زراعت کا پیشہ ابھی تک اختیار نہیں کیا تھا۔ سولہ صدی تک خیموں میں بستے تھے۔ قلعے نہیں بناتے تھے کہ قلعہ بند ہو کر لڑنا بزدلی سمجھتے تھے۔ پرانے بنے ہوئے مکان بھی ویران پڑے تھے۔

تاریخ رشیدی، ص ۵۷

<u>چنگیز خان کے دور کے مغل قبائل</u>:

ارغوان، برلاس، لوہار، ترخان، کلچی، تغائی۔ کورائی، قازق، ترکمان، قپچاق، بوزنجر، تاتار، توبکی، تامیر، ایغور، سلجوق، جلائر، سلادوزی، ارلات وغیرہ وغیرہ۔

تاریخ رشیدی، ص ۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حواشی (مغلوں کی ابتدا اور واقعات)

۱۔ امیر تیمور از ہیرالڈلیم ص ۲۵۴

۲۔ تاریخ مغلیہ ص ۶۲ ، پیچان ص ۸

۳۔ طبقات ناصری انگریزی ص ۸۹۲ ، (تاریخ مغلیہ ص ۸۱

۴۔ امیر تیمور از ہیرالڈلیم ص ۲۵۶

۵۔ امیر تیمور از ہیرالڈلیم ص ۲۵۱

۶۔ تاریخ رشیدی ص ۵۷

۷۔ تاریخ رشیدی ص ۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنگیز خان

چنگیز خان جس کا اصل نام تموجن (یعنی لوہار) تھا۔ لیسوکا بہادر بن برتان بہادر بن قبل خان بن تومنہ خان کے ہاں ۲۶ جنوری ۱۱۵۴ء میں ایرتی نامی شہر میں پیدا ہوا۔ اس کے بزرگ لوہے کا کام کرتے اور اسلحہ بناتے تھے۔ ان کا علاقہ " خطا " پہاڑوں میں گھرا ہوا ایک شاداب وادی تھا۔ جس کے درمیان ایک پانی کا چشمہ بھی تھا۔ اس شاداب وادی سے نکلنے کا صرف ایک راستہ (درّہ) تھا جس پر التون خان نامی ایک سردار کے لوگوں کا قبضہ تھا۔ وہ لوگ وادی میں بسنے والوں سے اس قبضہ کے عوض خراج بھی وصول کرتے تھے۔ جب تیمورچی ۱۳ برس کا تھا، اس کا باپ مرگیا اور وہ روائتی طور پر وادی کے تمام قبیلوں کا سردار بن گیا۔ جلد ہی سردار کا تجربہ کار مشیرِ اعلیٰ بھی اس دنیا سے کوچ کر گیا تو اس کا جوان سال بیٹا قراچار نوئیاں مشیر بنا۔ دوسرے قبیلوں نے دو نا تجربہ کار حکمرانوں سے علیٰحدگی اختیار کر لی۔ اسی دوران تیمورچی ایک دشمن قبیلہ کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا۔ مگر جلد ہی قراچار نوئیاں کی مدد اور حکمتِ عملی سے نجات حاصل کر لی۔[11]

چنگیز خان نے دوبارہ تمام قبائل پر اپنی سرداری قائم کر لی۔ اب ان کو اپنی ضروریات وادی کے اندر پوری کرنے کی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ ان کی آبادی بہت بڑھ چکی تھی۔ وادی سے باہر دشمن نکلنے نہیں دیتا تھا۔ تیمورچی نے اپنے تمام قبائل کو اکٹھا کر کے وعدہ لیا کہ وہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر برائیوں کی اصلاح کریں گے۔ یعنی زنا، جھوٹ، بددیانتی اور دوسری تمام برائیاں چھوڑ دیں گے تو وہ ان کی مدد کرے گا۔[۱۲]

تموچن نے اپنے تمام قبیلوں کی تنظیم کی اور انکو برائیوں سے پاک کر دیا۔ سب سے پہلے اس نے اس فوج کے خلاف اقدام کرنے کا فیصلہ کیا جو ان قبائل کو محصور کئے ہوئے تھی۔ منصوبے کے تحت اس نے اپنے تمام لوگوں کو تین دن بھوکا پیاسا رکھا۔ چوتھے دن منظم ہو کر اچانک نگران دشمن پر حملہ کر کے تمام کو مار بھگایا۔ التون خان جو اپنے علاقہ میں بہت دور تھا۔ خبر ملی تو اپنی نگران فوج کی شکست سے دل برداشتہ ہو گیا۔ کوئی اقدام نہ کر سکا۔ یہ پہلی فتح بغیر کسی نقصان کے حاصل ہو گئی فاتحین نے حوصلہ پا کر خود التون خان کے دارالحکومت کا محاصرہ کر لیا۔ تین ماہ کے محاصرے کے بعد دوسری فتح بھی حاصل ہو گئی اور التون خان مارا گیا۔ اس فتح کے بعد بے شمار دولت بھی حاصل ہوئی تموچن نے تمام صحرائی علاقے کا حاکم اعلیٰ بننے کے بعد چنگیز خان کا لقب اختیار کیا۔[۱۳]

خوارزم، خراسان اور ماوراء النہر کے ایک مسلمان حکمران سلطان محمد شاہ کو چین فتح کرنے کا خیال ہوا۔ اس نے اپنا ایک سفیر حالات معلوم کرنے کے لئے چنگیز خان کے پاس بھیجا جو تحائف بھی لایا۔ چنگیز خان نے سفیر کی آمد کو اپنے لئے فخر سمجھا اور اپنے مد مقابل خاندان التون خان کے بیٹے اور چچا کو جو اس کی قید میں تھے، بلا کر سفیر سے ملوایا کہ دیکھیں چنگیز خان کے پاس اتنی بڑی سلطنت کے سفیر کی آمد سے اس کی عزت افزائی ہوئی ہے۔[۱۵] چنگیز خان نے اس عزت افزائی کو دوستی میں مستحکم کرنے کی خاطر جوابی تحائف اور ایک سو اونٹوں پر مشتمل ایک تجارتی قافلہ بھی روانہ کیا۔ راستہ میں محمد شاہ کے ایک حاکم قدر خان نے قافلے کو روک کر شاہ کو اطلاع دی کہ یہ لوگ جاسوسی کے لئے آئے ہیں اس لئے قابلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل ہیں۔ سلطان نے بلا تحقیق اجازت دے دی۔ اس قافلے کا ایک ساربان جو حمام میں تھا چمنی کے راستے نکل کر چنگیز خان کے پاس پہنچا اور واقعہ بیان کیا۔ [ص ۱۶]

چنگیز خان نے انتقام کی خاطر سات لاکھ پر مشتمل ایک لشکر روانہ کیا جس نے اترار پہنچ کر تمام آبادی کو شہید کر دیا اور یکے بعد دیگرے سمرقند، بخارا، ہرات، نیشاپور، ماژندران کو تہ تیغ کیا۔ مگر سلطان محمد شاہ اُن کے قابو میں نہ آیا۔ وہ بھاگ کر ایک جزیرے میں چھپ گیا اور چنگیز خان کا لشکر عراق کی طرف چلا گیا۔ [ص ۱۷]

سلطان پر چنگیز خان کا خوف اتنا طاری ہوا کہ وہ اس خوف سے ہی مر گیا۔ سلطان محمد شاہ کی والدہ نے وہ تمام سلطان اور شہزادے جو اُن کے قید میں تھے دریا میں ڈال کر غرق کروا دیئے کہ چنگیز خان ان کو اپنی سلطنتوں پر بحال نہ کر دے۔ [ص ۱۷]

چنگیز خان نے سلطان کے تمام بیٹوں اور پوتوں کو بھی موت کے گھاٹ اتروا دیا۔ چنگیز خان نے بے شمار مسلمانوں کا قتلِ عام کیا مگر اس کی اصل وجہ خود مسلمان حکمرانوں نے بے گناہ تاجروں کی خونریزی کرکے پیدا کی تھی۔ [ص ۱۸] اترار سے شام تک تمام شہروں اور قصبوں کی بربادی اور مخلوقِ خدا کے قتلِ عام کے بعد ۱۸ اگست ۱۲۲۷ء کو چنگیز خان جسمانی طور پر نہایت کمزور ہونے اور ۷۱ برس کی عمر پانے کے بعد اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ چنگیز خان کی لاش کو منگلستان لے جا کر خفیہ طور پر ایک درخت کے نیچے دفن کر دیا گیا۔ مگر کچھ عرصہ بعد ہی اس کی قبر کا نشان مٹ گیا۔ [ص ۱۸]

چنگیز خان نے اپنی رعایا اور فوج کو منظم کیا۔ اس کی لشکر گاہ میں کسی کو اجازت نہ تھی کہ کوئی گری ہوئی چیز کو اُٹھائے صرف اس کا مالک ہی اُٹھا سکتا تھا۔ جان بچانے کے لئے بھی جھوٹ نہ بول سکتے تھے۔ [ص ۱۹]

چنگیز خان نے اپنے آخری دنوں میں امراء اور بیٹوں کو جمع کرکے پوچھا کہ اس کا جانشین کس کو بنایا جائے۔ سب نے اس نامزدگی کا اختیار خود چنگیز خان کو دے کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ اس کی ذاتی رائے پر چھوڑ دیا۔ چنگیز خان نے اوکتائی خان کو اپنا جانشین مقرر کیا اور چغتائی خان کو نصیحت کی کہ وہ اس کے اپنے مشیر اعلیٰ اور چغتائی کے اتالیق قرا چار نوئیاں کو اپنے ساتھ اقتدار میں شریک رکھے اور خاص مقام دے۔ اس نے خزانہ سے "اتماتو منہ" منگوا کر دکھایا اور اس کے مطابق عمل کرنے کی وصیت کی۔[۲۱]

چنگیز خان نے نظریہ طاقت پر عمل کرتے ہوئے شمالی چین، ترکستان، قازقستان، ازبکستان، خراسان ایران، عراق، شام، منگولیا، منچوریا اور ایشائی روس کو بھی مغل سلطنت میں شامل کیا۔ یورپ کے ملک بلغاریہ، رومانیہ، ہنگری، چیکوسلاواکیہ اور پولینڈ بھی اس کے بیٹوں نے اس کی زندگی میں فتح کئے۔ چنگیز خان نے اپنے صحرائی علاقے میں "قراقرم" کو دارالحکومت بنا کر تمام مفتوحہ علاقوں پر حکمرانی کی۔ کہا جاتا ہے کہ چنگیز خان کے دورِ حکومت میں ایک کنواری لڑکی زیورات سے لدی ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک بلا خوف و خطر سفر کر سکتی تھی۔[۲۲]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنگیز خاں کی اولاد

چنگیز خان کے ۴ بیٹے جو اس کی بیوی "بورتہ" کی اولاد تھے نمایاں حیثیت حاصل کی۔ اس کی بہت سی بیویاں تھیں اور اُن کی اولاد بھی تھی۔[۲۳]

۱ - جوجی کے علاقے سائبیریا، قپچاق، روس، اور ازبکستان، قازقستان۔

۲ - اکتائی خطہ مغلستان اور منگولیا کے علاقے اور خاقان جانشیں۔

۳ - چغتائی۔ ماوراءالنہر، الغوزہ۔ ترکستان۔ دارالحکومت "المالیق"۔

۴ - تولی۔ چین - دیار بکر دوسرے مغربی علاقے۔[۲۴]

جوجی خان

جوجی خان سب سے بڑا تھا۔ چنگیز خان نے اس کو چغتائی خان کے ہمراہ خوارزم کے محمد شاہ کے خلاف مہم پر روانہ کیا۔ شاہ تو اُن کے ہاتھ نہ لگا مگر انہوں نے اس کے تمام علاقے زیرِ نگیں کئے اور ان فتوحات کے بعد تمام آبادیوں کو زمین بوس اور مخلوقِ خدا کا قتال کیا اور بے شمار ظلم کئے۔ ان مظالم کے بعد جوجی خان نے چنگیز خان کے احکام ظلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف اظہار کیا تو چغتائی خان نے چنگیز خان کو اطلاع دی۔ چنگیز خان نے اُسے زہر دلوا کر مروا ڈالا۔ اس کی موت ۱۲۲۷ء میں ۴۰ برس کی عمر میں ہوئی ہے[۲۵]

چنگیز خان نے اس کے بیٹے باتو کو اس کا جانشین بنا کر ترکستان سے روم تک کا علاقہ بخش دیا۔ ۱۴ صدی میں اس کی اولاد نے اسلام قبول کر لیا۔ ۱۸ صدی تک قپچاق اور روسی علاقوں پر حکمران رہے۔ اس کی اولاد میں شیبانی خان نے ۱۵ صدی میں تاشقند سے سمرقند اور ہرات تک اپنی سلطنت کو وسعت دے کر حکومت کی۔ سنہری غول کہلانے والے مغل اسی کی اولاد تھے۔ ان کے دو مشہور شہر سرائے اور استراخان بتائے جاتے ہیں۔ ان میں ایک حکمران تقتمش کا نام امیر تیمور سے جنگ کی وجہ سے مشہور ہوا ہے[۲۶]

تولی خان

چنگیز خان کا سب سے چھوٹا اور پسندیدہ بیٹا تھا۔ باپ کی زندگی میں اُس کے پاس کوریا، منگولیا اور تبت کے علاقے تھے۔ اس کی اولاد یوان مغل کہلاتی تھی۔ تبت میں جا کر دلائی لامہ مشہور ہوئے۔ قبلائی بن تولی بن چنگیز کا دارالسلطنت "بائغ" تھا۔

باپ کے حکم پر اس نے نیشاپور، ہرات اور مرو کے علاقے فتح کئے۔ اس کی موت اپنے باپ کی زندگی میں ۱۲۳۲ء میں ہوئی۔

تولی خان کا بیٹا منکو تخت نشین ہوا تو اس نے اپنے بھائی ہلاکو خان کو ایران اور عجم کی طرف ایک بڑی فوج دے کر ان مضبوط حکومتوں کی تسخیر کے لئے بھیجا۔ ہلاکو خان کی اولاد جو ایران اور عراق پر حکمران رہی مسلمان ہو گئے۔ محمود خان غازان پہلا مسلمان تھا۔ چین، منگولیا اور کوریا میں اس کی اولاد نے بدھ مت اختیار کیا۔[۲۷]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوکتائی خان

چنگیز خان کا مقرر کردہ جانشین تھا۔ اس نے ۹ سال تک حکومت کی۔ مسلمانوں سے باقی بھائیوں کی نسبت بہتر سلوک کیا۔ مسجدوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کی اجازت دیدی۔ اُجڑے ہوئے شہروں کو بسایا۔ اس کی موت کثرتِ شراب نوشی سے ۱۲۴۲ء میں ہوئی۔ اس نے کل ۹ سال حکومت کی۔ روسی ترکستان اور شمالی علاقے بھی اس کی مملکت میں شامل تھے۔ اس کا دارالحکومت "کورلوران" تھا۔[۲۸]

اوکتائی خان نے اپنے عہدِ حکومت میں عدل قائم کیا۔ عام رعایا کی پرورش کی۔ مسلمانوں کے ساتھ باہمی شادیوں کو رواج دیا۔ فوج کی نگہداشت اور تنظیم کی۔ اوکتائی خان کی موت کے بعد مختلف قبائل میں جنگ چھڑ گئی۔ چغتائی خان کے بیٹوں نے بھی سرکشی کی، مگر اوکتائی خان کی بیوی ترکینہ خاتون چار سال تک حکومت پر قابض رہی۔ آخر امیروں نے اُسے اوکتائی خان کے پاس بھیج کر اس کے بیٹے کیک کو خاقان بنالیا۔ کیک نے چغتائی خان کے سرکش بیٹوں کو قتل کروا دیا۔ دو بچ کر چین بھاگ گئے۔ بہت سے سردار بھی جہنم رسید ہوئے۔
کیک کے دربار میں چینی کافروں کا بہت اثر تھا۔ وہ مسلمانوں کو دکھ پہنچانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے تھے اور عمل کرواتے رہے۔ اور بہت حد تک انکی کامیابی رہی۔ کیک نے کل ۱½ سال حکومت کی۔ اس کو ایک رات پیٹ میں درد ہوا۔ اور مسلمانوں کو اس کے مظالم سے نجات ملی۔[۲۹]

جب کیک نے وفات پائی تو چغتائی کے فرزندوں کو چھوڑ کر سب باتو کی بادشاہی پر متفق ہو گئے۔ مگر باتو نے اپنی خواہش پر منکو خان بن تولی خان بن چنگیز خان تخت نشین کروا دیا۔ وہ اپنے بھائی برکا کی نصیحت پر مسلمان ہو گیا تھا۔ چغتائی کے لڑکوں نے منکو کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا جو ایک شتربان کی اچانک حاضری سے کامیاب نہ ہو سکا۔ منکو خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ایک بھائی ہلاکو خان کو ایران اور عجم کی سلطنت دے دی۔[۳۰]

منکو خود چین فتح کرنے کے لئے روانہ ہوا، مگر اُسے ایک بڑی شکست ہوئی، وہ بھاگ کر ایک پہاڑی علاقے میں گھِر گیا جہاں وہ خوراک کی سخت قلت اور قحط کے باعث لشکر کے ساتھ بھوک سے ختم ہو گیا۔ منکو نے ۹ سال حکومت کی۔ منکو اور باتو نے مسلمانوں سے بہتر سلوک کیا۔ بعض تواریخی شواہد کے مطابق مسلمان ہو گئے تھے۔[۳۱]

چغتائی خان

چنگیز خان کی زندگی میں ماوراء النہر، قازقستان، کاشغر اور ترکستان کے علاقے اس کے تحویل میں تھے۔ اس نے اپنے باپ کی وصیت کے مطابق اپنے اتالیق اور باپ کے مشیر اعلیٰ وزیر اعظم قراچار نوئیاں سے اپنی بیٹی تو کل خانم کی شادی کر کے رشتہ داری قائم کی اور اپنے علاقوں کا انتظام سپرد کر کے خود اوکتائی خان کے پاس سکونت اختیار کر لی اور امور سلطنت میں اس کا ہاتھ بٹاتا رہا۔ یہ شخص مسلمانوں کا بہت بڑا دشمن تھا۔ المالیق چغتائیوں کا پایہ تخت تھا۔[۳۲]

چغتائی خان کی موت شکار گاہ میں ایک بازگشتہ تیر پھینکنے سے ہوئی۔ یہ تیر اس کی پشت پر لگا اور مہلک ثابت ہوا۔ یہ واقعہ ۱۲۴۱ء میں اوکتائی خان کی موت سے ۶ ماہ پیشتر پیش آیا۔

قراچار نوئیاں

قراچار نوئیاں چوتھی پشت میں کچولا بہادر بن تومنہ خان کی اولاد تھا۔ اور تومنہ خان کے عہد نامہ کے مطابق چنگیز خان کا مشیر اعلیٰ بنا۔ اپنے عہد حکومت کے شروع میں تیموجن دشمنوں کے ہاتھ قید ہو گیا تھا، تو قراچار نوئیاں کی مدد سے رہائی حاصل کی۔

چنگیز خان نے مرتے وقت چغتائی خان کو نصیحت کی تھی کہ وہ اپنے اتالیق اور اس کے مشیر اعلیٰ کو اقتدار میں شریک رکھے اور دونوں کے درمیان باپ بیٹے کا رشتہ قائم کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چغتائی خان نے اپنی بیٹی کا رشتہ قراچار نوئیاں کو دے کر اور علاقوں کا انتظام اس کے حوالے کر کے خود اوکتائی خان کے پاس سکونت اختیار کر لی۔ چغتائی خان کی موت کے بعد وہ خودمختار حکمران ہو گیا تھا۔ مگر اس نے چغتائی کے بیٹوں کو اقتدار میں شریک رکھا اور تربیت کرتا رہا۔ اس کے بیٹے اور پوتے کو خاقان بنایا۔ (عیلے منگو۔ تارا ہلاگو)

قراچار نوئیاں نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو مختلف علاقوں سے تلاش کر کے (سمرقند) کش کے علاقے میں آباد کیا۔ مقامی ترک اور ایرانی باشندوں میں رہائش اختیار کر کے اس قبیلے نے اپنی علیحدہ قومیت کھو دی اور ترکی زبان کے غلبے کی وجہ سے ترکی بولنے لگے اور ترک کہلائے۔ قراچار نوئیاں نے ۸۹ سال عمر پا کر ۱۲۵۴ء میں وفات پائی۔ اس کا بیٹا ایجل نوئیاں جانشین بنا۔ اس کے پوتے امیر ایلنگر سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ [۲۳]

ہلاکو خان

ہلاکو خان کو اپنے بھائی کی طرف سے ایران اور عجم کی حکمرانی ملی اور بڑا لشکر بھی ملا۔ جس کی مدد سے اس نے عراق فتح کرنے کا پروگرام بنایا جہاں پر امیرالمومنین مستعصم باللہ کی حکمرانی تھی مگر اس کے امراء میں اختلافات تھے۔ خاص طور پر وزیر اعظم احمد کی امیرالمومنین کے بیٹے ابوبکر سے دشمنی تھی۔ احمد نے خفیہ خط لکھ کر ہلاکو خان کو حملے کی دعوت دی اور اپنی فوج کو دشمن کے سامنے لانے کی بجائے ملک کے دوسرے حصوں میں تعینات کر دیا۔ ہلاکو خان مقابلہ کئے بغیر ہی بغداد میں داخل ہو گیا۔ چند مجاہدین نے دجلہ کے پل کو تباہ کر دیا۔ مجاہدین قریب ایک نشیبی علاقے میں پڑے تھے کہ احمد نے ان پر پانی چھوڑ دیا۔ جس سے مجاہدین کے حوصلے کمزور ہو گئے۔ احمد کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس کر امیرالمومنین خود ہی ہلاکو خان کے پاس پہنچ گئے۔ ہلاکو خان نے امیرالمومنین سے حکم جاری کروا کر تمام امراء کو بھی قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروا دیا۔ اور شہر میں تباہی مچادی۔ سلمان شاہ، دوسرے جرنیلوں اور ابوبکر جو ہمیشہ تاتاریوں کا مقابلہ کرتے رہے تھے شہید کروا دیا گیا۔[۳۴]

ہلاکو خان نے خلیفہ کی بیویوں اور ایک بیٹی کو منکو خان کے پاس بھیج دیا۔ اور امیر المومنین کو شہید کروا دیا۔ بغداد میں آباد تمام سرکردہ خاندانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور بے شمار بے گناہ شہری قتل کیے گئے۔ ہلاکو خان کی اولاد عرصہ دراز تک ایران میں حکمران رہی۔ یہ خاندان ایل خان کے نام سے جانا جاتا تھا۔ بعد میں مسلمان ہو گئے۔[۳۵]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چغتائی خان کی اولاد

چغتائیوں کا صدر مقام آلمالیق تھا۔ یہ کلبی کے نزدیک ایک غیر آباد علاقے میں قائم تھا۔ یہ ان کی اپنی زندگی کا آئینہ دار تھا۔ ورنہ سمرقند اور بخارا جیسے شہر ان کی سلطنت میں موجود تھے۔

عام طور پر چغتائیوں کے ہاں عدم استحکام رہا۔ ۵۰ سال کے عرصہ میں ۱۵ حکمران تبدیل ہوئے۔ وہ مغل جو خاقان بننے کے اہل تھے آپس میں لڑ کر مر چکے تھے۔ کسی نے ۴۰ سال سے زیادہ عمر نہ پائی۔ تغلق تیمور نے کچھ آرام کا سانس لیا۔[۳۶]

تغلق تیمور

تغلق تیمور بن عیسے بنگا بن کازان بن برکا بن کارا الیسو بن موتاآکان بن چغتائی بن چنگیز خان تھا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکے والد عیلے بگا کی دو بیویاں تھیں الغش خاتون خان کی پسندیدہ مگر بانجھ تھی ۔ دوسری بیوی مانلک کو پہلی بیوی نے گھر سے نکال دیا۔ جب ان کا خاوند کسی مہم پر دور گیا ہوا تھا مانلک ایک شخص شیرویل کے ساتھ گمنام ہو گئی ۔ عیلے بگا کے بعد جب کوئی خان بھی زندہ نہ بچا تھا۔ اس لئے ملک میں ہر طرف بدانتظامی پھیل گئی ۔ عیلے بگا کے امیر بلاجی کو معلوم ہوا کہ عیلے بگا کی بیوی مانلک کو جب گھر سے نکالا گیا تو وہ امید سے تھی اور اس نے ایک بیٹا جنم دیا تھا۔ امیر بلاجی نے اس کے اس بیٹے جس کا نام تغلق تیمور تھا تلاش کر کے خاقان بنایا اور ملک کی بدانتظامی کو دور کیا ۔ اس طرح تغلق تیمور کے پاس مغلستان اور وسط ایشیا کی حکمرانی آ گئی ۔ اس وقت تغلق کی عمر ۱۸ برس تھی ۔[۳۷]

تغلق تیمور کا قبولِ اسلام

ایک دن تغلق اپنے کتوں کو سؤر کا گوشت کھلا رہا تھا کہ اس کے سپاہی کچھ اجنبی مسلمانوں کو بلا اجازت شکار کھیلنے کے جرم میں پکڑ لائے ۔ خان نے ان اجنبی مسلمانوں سے سوال کیا ۔

" تم اس کتے سے بہتر ہو یا یہ کتا تم سے بہتر ہے ؟ "

ان اجنبی لوگوں میں مشہور مبلغِ اسلام شیخ جمال الدین بھی شامل تھے وہ بولے ۔

" اگر میں یقین رکھتا ہوں (اللہ تعالٰے میں) تو میں دونوں سے بہتر ہوں، اور اگر یقین نہیں رکھتا تو یہ کتا مجھ سے بہتر ہے "[۳۸]

تغلق تیمور شیخ جمال الدین کے جواب سے متاثر ہوا اور اُسے دوسرے دن پیش کرنے کا حکم دیا ۔ دوسرے دن خان نے شیخ سے اس جواب کی تفصیل پوچھی ۔ ان کی تفصیل سے تغلق کے دل میں قبولِ اسلام کا جذبہ پیدا ہوا ۔ اُس نے شیخ سے وعدہ لیا کہ وہ اسے دوبارہ ملیں جب وہ اپنے دارالسلطنت میں قیام پذیر ہو تاکہ تمام رعایا کے سامنے اعلان کر سکے ۔ شیخ رہا ہو کر واپس اپنے گھر پہنچ گئے ۔[۳۹]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپسی پر شیخ صاحب کی طبیعت ناساز رہنے لگی تو انہوں نے اپنے بیٹے شیخ ارشدالدین کو اپنی تغلق تیمور سے بات چیت اور وعدہ کا قصہ سنایا اور وصیت کی کہ وہ خان سے مل کر اس کو اپنا وعدہ یاد دلائے۔

شیخ جمال الدین کی موت کے بعد ان کے بیٹے شیخ ارشدالدین نے مغلستان پہنچ کر تغلق کو اپنے باپ کے ساتھ کئے گئے وعدہ یاد دلایا۔ تغلق نے تمام درباریوں اور ان کی اولاد کو بھی قبولِ اسلام کی دعوت دی اور اسلام کے فضائل بیان کئے۔ شیخ صاحب کے دلائل کا اثر ہوا اور تمام لوگ مسلمان ہو گئے۔ مگر تغلق کے ایک بیٹے جیرآس نے عذر پیش کیا کہ اگر مولانا کشتی میں ان کے ایک بڑے پہلوان کو مات دے دیں تو وہ بھی مسلمان ہو جائے گا۔ یہ کوئی دلیل یا متعلقہ پیش کش نہ تھی۔ پھر بھی مولانا کشتی لڑنے پر راضی ہو گئے۔

مولانا پہلوان کی نسبت بہت کمزور نظر آتے تھے مگر میدان میں نکلتے ہی مولانا نے پہلوان کی چھاتی میں ایک زبردست مکا مار کر اُسے بیہوش کر دیا۔ ہوش میں آنے کے بعد پہلوان نے مولانا کے پاؤں پر گر کر معافی مانگی۔

اس فتح کے بعد ۱/۲ ۱ لاکھ سے زیادہ لوگ مسلمان ہوئے اور مغلستان کے قبائل کے قبائل مسلمان ہوتے چلے گئے۔ تغلق جب مسلمان ہوا اس کی عمر ۲۴ برس تھی۔

تغلق تیمور نے مغلستان میں اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد ماوراءالنہر کی طرف فوج کشی شروع کی جہاں پر قراچار نوئیاں کا قبیلہ آباد تھا اور اس کی اولاد میں سے امیر تیمور کا چچا حاجی برلاس حاکم تھا۔ مغل افواج کی خبر سن کر حاجی برلاس بھاگ کر خراسان چلا گیا۔ عام رعایا مغل فوج کی لوٹ مار سے خوف زدہ تھی۔ حالات پر قابو پانے کے لئے امیر تیمور نے اپنے چچا کی اجازت سے خاقان کے سامنے پیش ہو کر خراج کی بھاری ادائیگی کے عوض مغل فوج کی واپسی کے احکام حاصل کر لئے۔ امیر حمید کی رائے سے امیر تیمور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ماوراء النہر کا گورنر مقرر کیا گیا ہے[۲۲]

گورنر بن کر امیر تیمور نے اپنے علاقے میں بہت مقبولیت حاصل کی جو حکمران کے اقتدار کے خلاف تھی اس لئے تغلق نے امیر تیمور کو معزول کر کے اپنے بیٹے الیاس خواجہ کو گورنر بنا کر بھیجا۔ امیر تیمور کی الیاس خواجہ سے نہ بنی وہ بھاگ کر قندوز چلا گیا۔

الیاس خواجہ نے ۱۰۰۰ فوج کا ایک دستہ امیر تیمور کے پیچھے روانہ کیا۔ اس وقت امیر کے پاس صرف ۶۰ آدمیوں کی ایک جماعت تھی مگر تمام جانباز اور تجربہ کار ایک خونریز جنگ کے بعد مغل فوج کے ۶۰ اور امیر کے ۱۰ آدمی زندہ بچے اور امیر کو فتح ملی ہے[۲۳]

اس فتح کے بعد کئی دوسرے امیرزادے بھی تیمور کے ساتھ شامل ہوتے چلے گئے اور اس نے مغل افواج کو کئی معرکوں میں شکست دے کر وسط ایشیا سے نکال دیا۔ امیر تیمور نے یہ جنگیں زیادہ تر اپنی ذاتی تدبیروں اور فوجی حکمتِ عملی سے کم سے کم خون بہا کر جیتیں۔ اس طرح ماوراء النہر اور کاشغر میں دو مختلف حکومتیں قائم ہوگئیں ــــ

کاشغر میں تغلق تیمور کی موت کے بعد قمرالدین نے اقتدار سنبھالا تو امیر تیمور نے اُسے پے در پے شکستیں دیں۔ اس کے گم ہو جانے کے بعد جب خضر خواجہ خاقان بنا تو امیر تیمور نے مغلستان کے علاقوں کی طرف کوئی بھی مہم نہ کی۔

دوسری جانب تغلق تیمور کے محسن امیر بلاجی کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بھائی قمرالدین نے خاقان سے استدعا کی کہ اس کو بھائی کی جگہ امیر بنا دیا جائے۔ کیونکہ اس کے بھائی کا بیٹا خداداد اس وقت ۷ برس کا تھا۔ تغلق نے یہ درخواست منظور نہ کی اور خداداد کو ہی امیر بنایا۔ ۳۴ برس کی عمر میں تغلق تیمور نے ۱۳۶۲ء میں وفات پائی۔[۲۴]

تغلق تیمور کی موت کے بعد قمرالدین نے ایک ہی دن خاقان کے ۱۸ بیٹوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور خود اقتدار سنبھال لیا۔ خداداد اور اس کی والدہ نے خاقان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دودھ پیتے بیٹے خضر خواجہ کو بچا لیا اور بدخشان کی پہاڑیوں میں روپوش ہو گئے۔[۲۵]

قمرالدّین

قطب الدین امیر بلاجی کا بھائی تھا۔ تغلق تیمور کے بعد اس کے اقتدار پر زیادہ تر امیر بھاگ کر امیر تیمور سے مل گئے۔ قمرالدین اور امیر تیمور کے درمیان جنگوں میں امیر تیمور کامیاب رہا۔ ایک جنگ کے بعد جہانگیر مرزا بن تیمور نے قمرالدین کی بیوی اور بیٹی دلشاد آغا کو گرفتار کر کے اپنے باپ کے پاس بھیج دیا۔ امیر تیمور نے دلشاد آغا سے شادی کر لی۔

ایک دوسری جنگ میں قمرالدین زخمی ہو گیا۔ اس کا گھوڑا بھی مارا گیا مگر وہ خود بھاگ گیا۔ اپنے آخری ایام میں قمرالدین بہت کمزور ہو گیا تھا۔ جنگ سے دور رکھنے کے لئے اس کے آدمیوں نے اُسے جنگل میں کچھ خوراک کے ساتھ چھوڑ دیا تھا مہم کے بعد اُسے تلاش کیا گیا مگر وہ برآمد نہ ہوا۔ اس کے بعد امیر تیمور نے مغلستان پر کوئی حملہ نہ کیا۔[۲۶]

خضر خواجہ

خضر خواجہ تغلق تیمور کا وہ بیٹا تھا جس کو امیر خداداد اور اس کی والدہ نے قمرالدین کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچا لیا تھا۔ قمرالدین کے گم ہو جانے کے بعد مغلستان کے امیروں اور امیر خداداد خضر خواجہ کو امیر اور خاقان بنایا۔ خضر خواجہ نے امیر تیمور سے صلح کا معاہدہ کر کے علاقے میں امن قائم کیا اور اپنی بیٹی توکل خانم کی شادی امیر تیمور سے کر کے اپنی رشتہ داری کی تجدید کی۔

خضر خواجہ نے خاقان بن کر بہت سی اصلاحات کیں۔ اپنے دربار کا وقار بحال کیا۔ امیو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر خود اعتمادی سے تسلط قائم کیا۔ خضر خواجہ نے اپنے محسن امیر خداداد کو "ترخان" لقب سے نواز کر ان ۹ مراعات کے علاوہ ۳ اضافی مراعات بخشیں۔[۴۷]

محمد خان خضر خواجہ کا بیٹا تھا۔ اس کی موت کے بعد خاقان بنایا گیا۔ یہ شخص بہت عقلمند اور پکا مسلمان تھا۔ اس کے عہد میں بے شمار مغل قبائل نے اسلام قبول کیا۔ اس نے اپنے عہد میں ایک عالی شان اسلامی درسگاہ قائم کی۔

عیسے لبگا سے پہلے ہی مغل حکمران آپس کی جنگوں میں ختم ہو چکے تھے۔ کسی نے ۴۰ سال سے زیادہ عمر نہ پائی تھی۔ عیسےٰ لبگا کے اکلوتے بیٹے کی بھرپور اولاد کو قمرالدین نے ایک ہی دن ختم کر دیا۔ صرف خضر خواجہ بچا تھا اور یہ کارنامہ امیر خداداد نے انجام دیا تھا۔ محمد خان کے بعد حکمرانوں کی نسل میں تمام مغلستان کو متحد رکھنے والا کوئی نہ رہا۔ شیر علی، ادریس اور عیسےٰ لبگا، یونس خان اور الاچا خان، امیر تیمور کی اولاد کو مغربی علاقوں کا با اختیار حکمران تسلیم کرتے تھے اور انکی مدد سے کاشغر پر اپنا تسلط قائم رکھنے میں کامیاب رہے۔[۴۸] بعد میں رفتہ رفتہ یہ ڈگمگاتے دیئے ایسے بجھے کہ مغل خاقان حکمرانوں کا نام و نشان مٹ گیا۔

۱۵ صدی کے آخر تک چغتائی مغل اور قراچار نوئیاں کا قبیلہ ماوراءالنہر کے علاقے میں مقامی آبادی کے ساتھ رہتے رہے اور مقامی (ترک) آبادی کے ساتھ شادیاں کر کے اپنے تشخص کھو دیا۔ اب ان کی زبان اور عادات بھی ان جیسی ہو گئیں مگر مشرقی علاقے مغلوں کے دارالحکومت کے زیر نگیں تھے۔ ۱۶ صدی کے خاتمے تک اور کاشغر کے زیر اطاعت علاقے ۱۶ صدی کے وسط تک ہی ایک قوم کی حیثیت سے ختم ہو گئے۔ کیونکہ حکمران خاندان میں کوئی بھی زندہ نہ بچا تھا جو اپنی حکومت قائم رکھ سکتا۔[۴۹]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدیم مغلوں کا طرزِ زندگی

۱۔ مغل جنگجو اس خاقان کی ملازمت میں نہیں رہتے تھے جو ان کے ساتھ خانہ بدوش زندگی بسر نہ کرتا تھا۔[۵۰]

۲۔ مغل خاقان اپنے دربار روائتی شان وشوکت کے ساتھ بڑے بڑے خیموں میں منعقد کرتے تھے۔ جسے بارگاہ کہتے تھے۔[۵۱]

۳۔ اعلیٰ نسل کے دشمن سے بیٹے بیٹیوں کی شادیاں کرتے۔ تاجروں اور زراعت پیشہ میں شادی کرنا نسل کو تباہ کرنا کہتے تھے۔[۵۲]

۴۔ خاقان کئی بیویاں کرتے تھے مگر اعلیٰ نسل کی بیوی اور اولاد کو مقام ملتا تھا۔ تیمور کی اولاد نے اعلیٰ نسل کے علماء کے ساتھ اپنی اولاد کے رشتے کیے۔[۵۳]

۵۔ مغل خاقان اپنی اولاد کی تربیت کے لئے آتالیق مقرر کرتے تھے۔ جو اُن کو آداب شاہی، قوانینِ حکومت اور فنِ سپہ گری سکھاتے تھے۔[۵۴]

۶۔ دشمن کی نسل ختم کرنے کا اصول نبھاتے تھے۔[۵۵]

۷۔ مغل سفیر بھیج کر دوسری حکومتوں سے تعلقات قائم کرتے تھے۔

۸۔ خاقان اپنی رعایا کا محافظ ہوتا تھا۔ ان کی تمام ضروریات پوری کرنا اس کے فرائض میں شامل تھا۔[۵۶]

۹۔ خاقان کے پاس لامحدود اختیارات ہوتے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ ہر قسم کے فتنے فساد پر قابو پا لیتے۔ فیصلے باہمی مشورے سے کرتے تھے۔[۵۷]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ خاقان کے سامنے پیش ہونے والے باغی ملزموں کے پاؤں میں زنجیر ڈال کر لایا جاتا تھا۔ چنگیز خان نے ضابطہ اختیار نافذ کیا جسے تُوزِہ چنگیزی کہا جاتا تھا۔ اسکو امیر تیمور نے بھی اپنایا۔[۵۸]

۱۱۔ زمین کی ملکیت حکومت کی ہوتی تھی۔ زمین کھودنے والوں کو کمزور اور بزدل سمجھتے تھے۔ زراعت بذریعہ کاشتکار[۱] مزارع کرتے تھے۔[۵۹]

۱۲۔ مُغل خود مویشی پالتے جو ان کی ذاتی ملکیت ہوتے تھے۔ ان کا دودھ پیتے، گوشت کھاتے اور کھال سے خیمے بنا کر ان میں رہائش رکھتے تھے۔[۶۰]

۱۳۔ مغل کھلے میدانوں میں دشمن کا مقابلہ کرتے۔ قلعہ بند ہونا بزدلی سمجھتے۔[۶۱] مغلوں کو وراثت میں صرف تلوار ملتی تھی۔[۶۲]

۱۴۔ اعلیٰ کارکردگی پر خاقان کی طرف سے اعزازات ملتے تھے۔ "ترخان" اعلیٰ ترین اعزاز تھا۔[۶۳]

۱۵۔ مغلوں کا پیشہ جنگ جُوئی اور لوہار تھا۔[۶۴]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تورۂ چنگیزی "یاسا"

تیمورچی نے مغلستان فتح کرنے کے بعد تمام مغل خانوں کی کونسل جس کو "کرلتا" کہتے تھے کے تحت جمع ہوئے۔ چنگیز خان نے تجویز کیا کہ ہمیں ایک شخص کے زیر حکومت رہنا چاہیئے، تاکہ دوسروں پر بھی ہمارا اثر قائم ہو سکے۔ ماضی قریب کے حالات کے مدنظر تموجن کو متفقہ طور پر سربراہ چن لیا گیا۔ اور اس کو چنگیز خان کا لقب دیا گیا۔ اس طرح علاقے کے تمام ترک اور مغل اکٹھے ہو گئے۔

اب چنگیز خان نے اپنے لوگوں کی اصلاح کے لئے قانون وضع کئے اور اس مجموعہ قوانین کا نام تورہ چنگیزی رکھا۔ ان قوانین کی مکمل تفصیلات تو دستیاب نہیں لہٰذا خاص خاص درج ذیل ہیں:۔

(۱) خدا ایک ہے۔ زمین و آسمان اُسی نے بنائے ہیں۔ تمام انسانوں کی زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ دولت اور مفلسی اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ ہر چیز کا مالک ہے۔ ساری طاقت اسی کے پاس ہے۔

(۲) تمام مذاہب کے رہنما اور شریک کار جو مسجدوں، گرجوں اور دوسرے انسانی ہمدردی کے اداروں سے منسلک ہو۔ گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کرنے سے مستثنٰی قرار دیئے گئے۔

(۳) ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو بادشاہ کہلوانے کا عملی مظاہرہ کرے سزائے پائے بجز اُن لوگوں کے جو کونسل منتخب کرے۔

(۴) کوئی بھی شخص مغل کونسل کی اجازت حاصل کرکے اعزازی لقب اختیار کر سکتا ہے۔

(۵) کسی شخص کو اختیار نہیں کہ وہ بالا بالا دشمن سے صلح کرے جب تک وہ ہتھیار نہ ڈال دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) فوج کے دس افراد پر ایک افسر مقرر کیا جاتا تھا۔ اس طرح ایک ہزار اور دس ہزار پر بڑے آفیسر مقرر ہوتے تھے۔ اس ترتیب سے بہت جلد اعلیٰ کمانڈ بن جاتی تھی۔

(۷) جب کوئی نئی مہم شروع کی جاتی تو سپاہیوں کو ان کے آفیسر ہتھیار مہیا کرتے تھے۔ سپاہی ہتھیاروں کی دیکھ بھال کے ذمہ دار ہوتے۔ جنگ سے پہلے اعلیٰ عہدیدار ان ہتھیاروں کا معائنہ کرتے تھے۔

(۸) دشمن کی شکست کے فوراً بعد سپاہیوں کو لوٹ کی اجازت نہ تھی۔ خلاف ورزی کرنے پر موت کی سزا دی جا سکتی تھی۔ آفیسر انچارج کی اجازت کے بعد جو ملے حاصل کر سکتے تھے مگر خاقان کا حصہ جمع کرانا ان کا فرض تھا۔

(۹) امن کے زمانے میں فوج کی تربیت موسم بہار میں بڑے شکار کا بندوبست کر کے کی جاتی تھی۔ اسی لئے عام رعایا کے لئے مارچ اکتوبر تک شکار پر پابندی لگا دی جاتی تھی۔

(۱۰) شکار کا گلا کاٹنا منع تھا۔ چھاتی چاک کر کے دل اور انتڑیاں شکاری خود نکالتا تھا۔

(۱۱) گوشت کو ابال کر کھانے کی اجازت مل گئی تھی جبکہ اس سے پہلے ایسا کرنا منع تھا۔

(۱۲) آفیسروں اور اعلےٰ فوجی عہدیداروں کی ذمہ داریوں کا خاص ریکارڈ تیار کیا گیا تھا۔

(۱۳) جو لوگ جنگ میں شرکت نہ کرتے تھے ان کو کچھ عرصہ خاقان کے پاس بلا معاوضہ کام کرنا پڑتا تھا۔

(۱۴) ایک گھوڑا یا اسی مالیت کی دوسری اشیاء کی چوری کی سزا موت تھی۔ کم قیمتی اشیاء کی چوری کی سزا بھی کم تھی۔

(۱۵) رعایا کا کوئی فرد کسی مغل کو اپنا ملازم یا غلام نہیں رکھ سکتا تھا۔

(۱۶) دوسروں کے غلاموں کو پناہ دینا قابلِ سزائے موت تھا۔

(۱۷) ہر شخص بیوی خریدتا تھا۔ خان کو نیچ نسل میں شادی کرنا منع تھا۔ بیوی تمام گھریلو اشیاء کی مالک ہوتی۔ مرد فوجی خدمات انجام دیتے اور شکار کھیلتے تھے۔ لونڈیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اولاد کم حیثیت گنی جاتی تھی۔ تمام وراثت کی حقدار پہلی بیوی کی اولاد ہوتی تھی۔

(۱۸) زنا کی سزا موت تھی۔ ان کو ہاتھ سے قتل کیا جاتا تھا۔

(۱۹) شادیاں اپنی حیثیت کے خاندانوں میں ہوتی تھیں۔

(۲۰) کڑکتی بارش اور آندھی کے وقت دریا میں نہانا یا کپڑے دھونا منع تھا۔

(۲۱) ملک اور قوم سے غداری اور جھوٹی شہادت کی سزا موت تھی۔

(۲۲) اعلیٰ فوجی آفیسروں کا ذمہ داری سے کوتاہی، انحراف، سالانہ اجتماع میں عدم شرکت یا دوسری بڑی خلاف ورزی کی سزا بھی موت تھی۔

(چنگیز خان ہیرلڈلیم ص۲۰۴ تا ۲۰۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترخان

ترخان منگولوں کا سب سے بڑا خطاب / اعزاز تھا۔ جو منگول خاقان اپنے برادر منگولوں کو جنگ میں بہادری کا مثالی کارنامہ سرانجام دینے پر دیتے تھے۔ ترکے معنی بہتر، اعلیٰ۔ یعنی اعلیٰ خان۔ جیسے پاکستان میں "نشانِ حیدر" پانے والا منفرد حیثیت رکھتا ہے

چنگیز خان نے اپنے ساتھی کشلک اور باتا نامی دو منگولوں کو "ترخان" کے خطاب سے نوازا۔ ان دونوں نے دشمن کے متعلق صحیح اور مکمل اطلاعات فراہم کیں۔ جس کی وجہ سے چنگیز خان کو کامیابی ہوئی۔

امیر تیمور جب اپنی اوائل زندگی میں شکار کرتے ہوئے۔ راستہ بھول گیا تھا۔ ایک آبادی میں پہنچا تو مقامی لوگوں نے اسے پہچان کر خوب خاطر تواضع کی۔ جب امیر تیمور نے اقتدار سنبھالا تو اس نے ان لوگوں کی خوب عزت کی اور "ترخان" کے لقب اور دوسری مراعات دیں۔

ایک جنگ کے دوران امیر تیمور نے ہلاکو خان کے پوتے ایکو تمر کو ترخان کا لقب عطا کیا۔

تغلق تیمور نے اپنے امیر 'بلاجی' کو ترخان کا اعزاز دیا۔ خواجہ خضر نے اپنے محسن امیر خداداد کو بمعہ اضافی مراعات کے ساتھ ترخان کے خطاب سے نوازا۔ جس نے خواجہ خضر کو جو اس وقت دودھ پیتا بچہ تھا بدخشاں کے گمنام پہاڑوں میں بچا کر لے گیا اور اس کی پرورش کی۔ اس سے پہلے قمرالدین نے تغلق تیمور کے بقیہ تمام بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعزاز یافتہ ترخان کی مراعات

منغلوں کے ہاں ترخان اعزاز سب سے بڑا تھا۔ یہ اعزاز صرف منغلوں کو دیا جاتا تھا۔ جو جنگ میں نمایاں کارکردگی دکھاتے تھے۔

ترخان اعزاز پانے والوں کو مندرجہ ذیل مراعات حاصل تھیں۔

۱۔ جنگ میں شامل نہ ہونے کے باوجود مالِ غنیمت میں حصہ ملتا تھا۔

۲۔ ہر قسم کے ادائگی ٹیکس اور تعمیلِ احکامات سے مستثنیٰ تھے۔

۳۔ شاہی خیمہ میں بِلا اجازت داخل ہو سکتے اور اپنی پسند کی ہر چیز حاصل کر سکتے تھے۔

۴۔ شاہی دربار میں حاضری سے بھی مستثنیٰ تھے۔ رُخصت کے لئے اجازت کی ضرورت نہ تھی۔

۵۔ دربار ہال میں ترخان خاقان کے بائیں اور امیر پشت میں بیٹھتے تھے۔ ان پر ایک تیر دور بیٹھنے کی پابندی نہ تھی۔ طلقت پہن کر امراء عصا بھی ساتھ لا سکتے تھے۔

۶۔ خاقان کی موجودگی میں شکار کھیلتے جبکہ کسی دوسرے کو اجازت نہ تھی۔

۷۔ ان کو نقارہ اور تومان استعمال کرنے کی اور جھنڈا رکھنے کی اجازت تھی

۸۔ ان کے دو محافظوں کو شاہی فوج کا لباس پہننے کی اجازت تھی۔ خود شاہی لباس استعمال کر سکتے تھے۔

۹۔ جشن یا شادی کی دعوت کے موقع پر سب لوگ پیدل چلتے تھے مگر ان کو گھوڑا استعمال کرنے کی اجازت تھی۔

۱۰۔ دعوت کے دوران بادشاہ کو پیالہ دائیں جانب سے پیش کیا جاتا۔ اسی طرح ترخان کو پیالہ بائیں جانب سے پیش کیا جاتا تھا۔

۱۱۔ ہر حکم نامے پر خاقان کی مہر کے ساتھ ترخان کی مہر بھی لگائی جاتی تھی۔ اِس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ قتل جیسے جرم میں ملوث ۹ قتل معاف تھے۔ دسویں قتل کی سزا کی معافی کی کوئی گنجائش نہ تھی۔

کسی دوسرے جرم کے سرزد ہو جانے کی صورت میں ۹ بار "معافی" پکارنے پر ہر جرم معاف تصور کیا جاتا تھا۔

یہ مراعات ان کی ۹ پشتوں تک قائم رہتی تھیں۔ ترخان کا خطاب پانے والے مغلوں کی مکمل تفصیل نہیں ملتی۔ البتہ چند ایک کا ذکر تاریخ میں پایا جاتا ہے۔ تاریخ رشیدی صد۵۲ تا صد۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغلوں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ کی وجہ

محمد شاہ خوارزم ایک بہت بڑا مسلمان بادشاہ تھا۔ اس کے دل میں چین فتح کرنے کی خواہش پیدا ہوئی تو اس نے اپنے سفیر کو تحائف دے کر چنگیز خان کے دربار میں بھیجا کہ وہاں کے حالات معلوم کر لائے۔ چنگیز خان نے سفیر کی بہت قدر کی۔ اس کو التون خان کے بیٹے اور بھائی سے ملوایا۔ تاکہ اپنے دشمنوں پر ثابت کر سکے کہ وہ بھی ایک مانا ہوا حکمران بن گیا ہے۔ اس عزت افزائی کے جواب میں چنگیز نے تحائف دے کر اپنا سفیر اور ایک سو اونٹوں کا ایک تجارتی قافلہ بھی روانہ کیا تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو بھی فروغ دیا جائے۔

جب یہ قافلہ ترار کے مقام پر مسلمانوں کے علاقے میں داخل ہوا۔ گورنر قدر خان کی نیت میں فتور پیدا ہو گیا۔ اس نے تمام مال ہضم کرنے کی غرض سے قافلے والے پر الزام لگایا کہ وہ خفیہ راز معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں اور رقابل قتل ہیں۔ سلطان کو اطلاع دے کر ان کے قتل کی اجازت حاصل کر لی۔ قتل کرنے کے بعد اُن کا مال لُوٹ لیا۔ اس قافلے کا ایک ساربان جو حمام میں تھا بھٹی کے راستے نکل کر چنگیز خان کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔

چنگیز خان نے اک بڑی فوج جمع کی اور ترار پہنچ کر تمام آبادی کو قتل کر دیا۔ سلطان پر چنگیز خان کی ہیبت چھا گئی۔ فوج کو مختلف اطراف میں پھیلا کر خود عراق کی طرف ایک جزیرے میں چھپ گیا۔

چنگیز خان نے تمام چھوٹے بڑے شہروں اور آبادی کا قتل عام کیا۔ کیونکہ وہ سلطان کی صلاحیتوں کے قصے سُن چکا تھا۔ چنگیز خان کا خیال تھا اگر سلطان زندہ بچ گیا تو علم جہاد ضرور اٹھائے گا۔ اور اس کی پیدا کردہ اتنی بڑی سلطنت تباہ ہو جائے گی۔ اس کا اسلامی ممالک میں تباہی مچانے کا مقصد یہی تھا کہ اگر سلطان دوبارہ سر اٹھائے تو اس کو ساتھی نہ مل سکیں۔ (طبقاتِ ناصری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصّہ دوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود سلطنت امیر تیمور گورگان

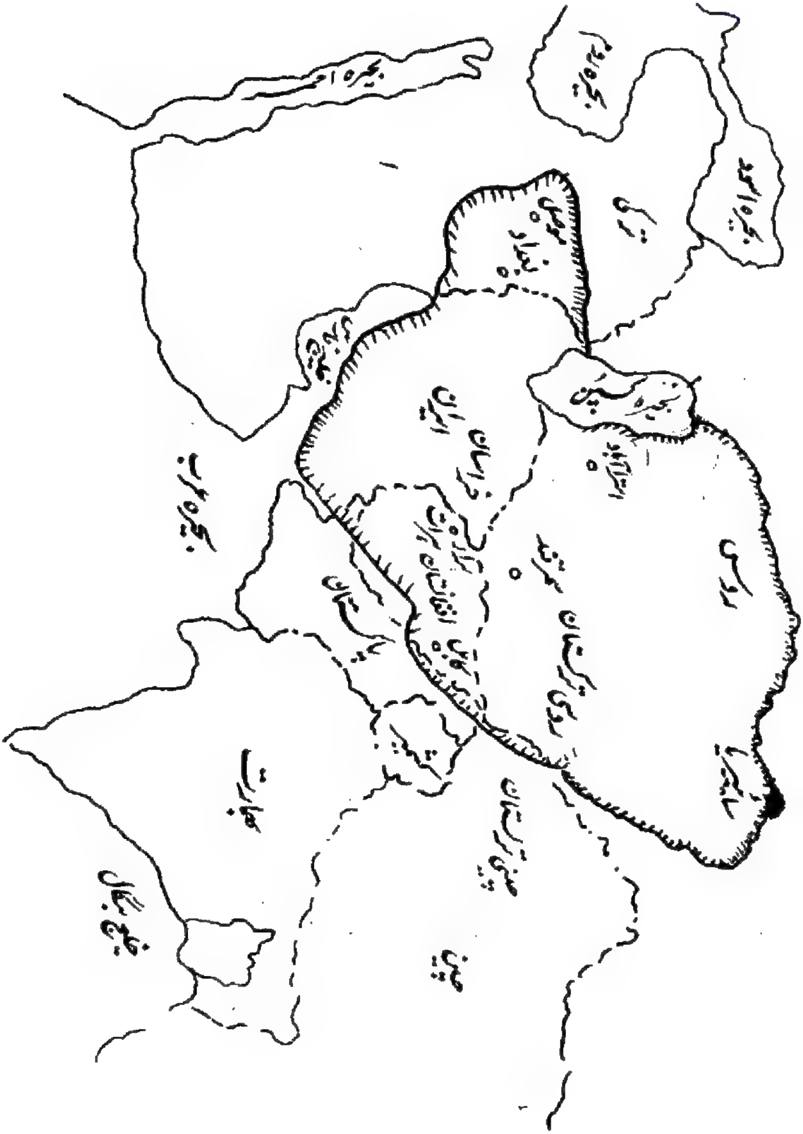

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

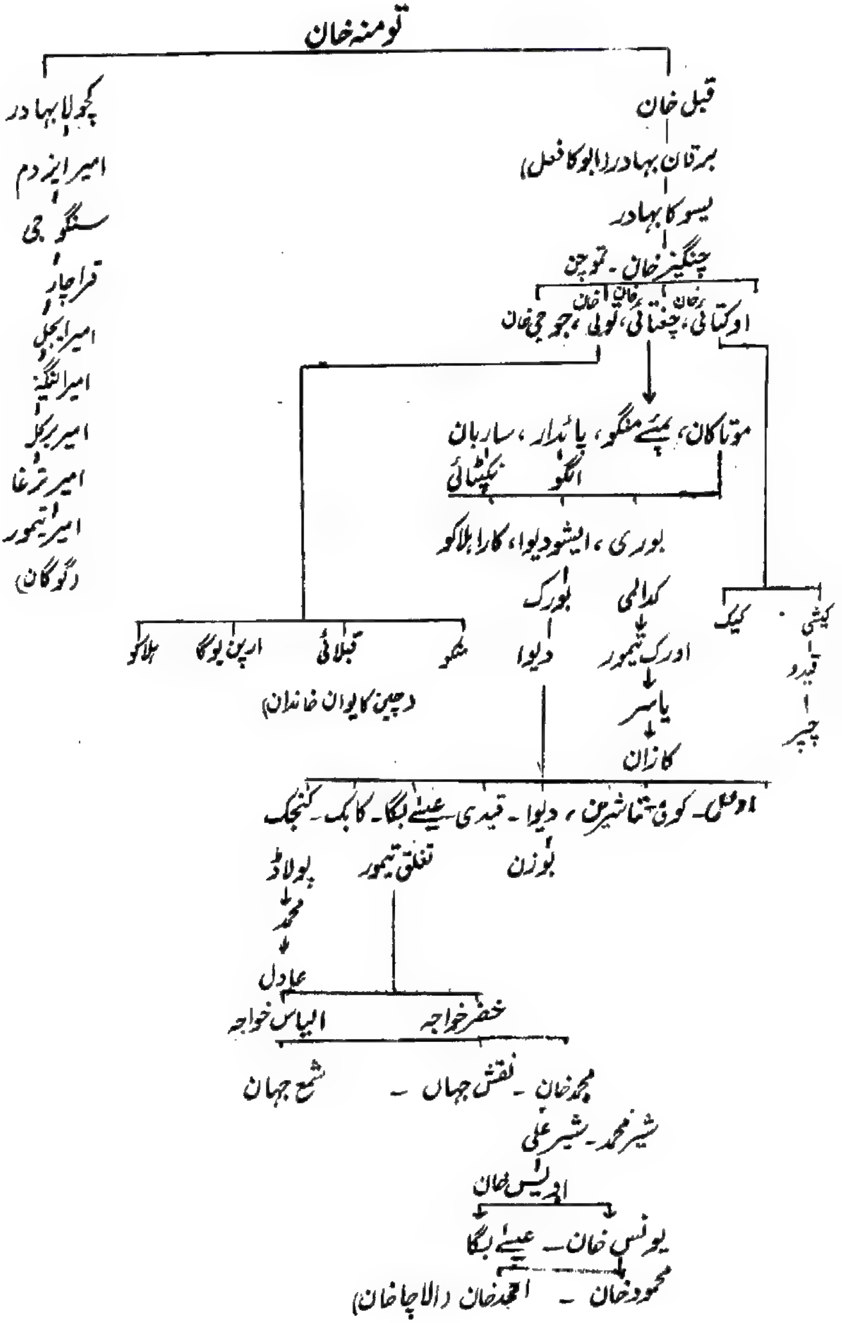

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبقران امیر تیمور گرگان

امیر تیمور کی پیدائش کش کے علاقہ شہر سبز میں ۱۸ اپریل ۱۳۳۶ء میں ہوئی۔[۶۵] اس کی والدہ کا انتقال اس کے بچپن میں ہو گیا تھا۔ اس کا باپ ترغائی اپنے بزرگوں کے قصے فخریہ سناتا۔ امیر تیمور نے ابتدائی تعلیم مسجد میں حاصل کی۔ وہ علماء کے مباحثے بھی سنا کرتا رہتا۔ تیمور کا چچا برلاس قبیلے کا سردار تھا۔ مگر اکثر امراء امیر قذغن کے دربار میں چلے گئے تھے۔ تیمور بھی وہاں پہنچ گیا۔ قدرت نے تیمور کو قیادت کی خصوصیات عطا کی تھیں۔ امیر قذغن نے اسے ایک ہزار جانبازوں کا کرنل مقرر کیا اور اپنی ایک پوتی الجائی سے شادی کرا دی۔ تغلق تیمور نے اپنے عہد حکومت میں کش کے علاقے کو جہاں امیر تیمور کا چچا حاجی برلاس حاکم تھا اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے فوج بھیجی۔ حاجی برلاس خوفزدہ ہو کر خراسان کی طرف بھاگ گیا۔ امیر تیمور نے اپنے قبیلے کو مغل فوج کے ہاتھوں لٹنے اور ذلیل ہونے سے بچانے کے لئے خاقان کے سامنے حاضر ہو کر خراج ادا کرنے کے عوض فوج کی واپسی کے احکامات جاری کروا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی تغلق تیمور نے امیر تیمور کو کش کے علاقے کا گورنر بنا دیا۔ امیر تیمور اپنے گورنری کے زمانے میں اپنے عوام میں بہت مقبول ہو گیا تھا۔ خاقان نے اس کی مقبولیت اپنے لئے مضر خیال کرتے ہوئے امیر تیمور کو ہٹا کر اپنے بیٹے الیاس خواجہ کو گورنر مقرر کر دیا۔ امیر تیمور نے حالات کے مدنظر قندوز بھاگ کر جان بچائی۔ اس وقت اس کے ساتھ ۶۰ وفادار ساتھی بھی تھے۔[۶۶]

الیاس خواجہ جس کے پاس ایک ہزار فوجی تھے اس کا پیچھا کیا۔ جنگ ہوئی جس میں امیر تیمور کے ۵۰ ساتھی مارے گئے صرف ۱۰ زندہ بچے مگر فتح امیر تیمور کے حصے میں آئی۔ اس طرح امیر تیمور قائم ہو گیا اب دوسرے لوگ اس کی فوج میں شامل ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر تیمور اپنی نویں نسل میں تومنہ خان کے بیٹے قجولا بہادر کی اولاد تھا۔ اسی طرح چنگیز خان بھی اپنی چوتھی نسل میں تومنہ خان کے بیٹے قبل خان کی اولاد تھا۔ چنگیز خان کا مشیرِ اعلیٰ، سپہ سالار اور اس کے بیٹے چغتائی خانؔ کا اتالیق قراچار نوئیاں پانچویں پشت میں امیر تیمور کا باپ تھا۔ اس نے اپنے قبیلے کے افراد کو مختلف مقامات سے اکٹھا کر کے ماوراء النہر کے علاقے کش میں آباد کیا۔ یہ آبادکار مقامی ترکوں کے زیرِ اثر انہی کے طور اطوار اور زبان اختیار کر لینے کی وجہ سے ترک کہلائے۔

فاتح ایشیا امیر تیمور جس کی ہیبت سے بڑے بڑے حکمران کانپتے تھے۔ کسی بادشاہ کی نہیں اُس وقت کے ایک عام شہری کی اولاد تھا۔ امیر تیمور دنیا کے عظیم ترین فاتحوں میں سے تھا۔

شروع ہو گئے۔ مغلوں کے اصطبل میں وبا پھیل جانے سے تین چار سو گھوڑے مرگئے۔ تغلق تیمور کی موت کی وجہ سے بھی الیاس خواجہ کو المالیق جانا پڑا۔[۶۷] سمرقند کے علماء نے ۱۳۷۰ء میں تیمور کو اقتدار پر بٹھا دیا۔ تیمور نے حاکم بن کر امیر لقب اختیار کیا۔ المالیق میں تغلق تیمور کی تمام اولاد کو قتل کرنے کے بعد قطب الدین نے اقتدار حاصل کیا تو اُسے ہر جنگ میں امیر تیمور کے ہاتھوں شکست ہوئی مگر گرفتاری سے بچتا گیا۔ اس کی بیٹی گرفتار ہوئی جس سے امیر تیمور نے شادی کر لی تھی۔[۶۸]

امیر تیمور نے زیادہ تر جنگیں اپنی ذاتی حکمتِ عملی اور تدبیروں سے جیتیں جس سے جانی نقصان کم ہوا۔ وہ اپنی فوج کا خاص خیال رکھتا تھا۔ ان کے طعام و قیام اور تربیت پر خاص توجہ دیتا تھا۔ باقاعدہ تنخواہ مقرر کر رکھی تھی جو وقت پر ادا کر دی جاتی تھی۔ مالِ غنیمت میں سپاہ کا خاص حصہ مقرر کیا تھا۔[۶۹]

امیر تیمور نے اپنی سلطنت کو ماوراء النہر سے بدخشاں، خوارزم، آذربائیجان، ترکی ایران، تبریز، خراسان، کشمیر، سیستان، ایشیائے کوچک، کابل، قندھار، عراق، روم، دمشق اور ہندوستان تک وسعت دی۔ سائبیریا، ماسکو اور پولینڈ پر فتح حاصل کی۔ چین کی سرحد سے یونان تک تمام ملک اس کی سلطنت میں شامل تھے۔[۷۰]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قندھار، شام، مصر اور حاکمِ قندھار کو پھانسی دی۔ تیمور نے ہرات، دہلی اور بغداد میں ہولناک قتلِ عام کیا۔ ہرات میں لوگوں کے سروں سے مینار تعمیر کیا[۲۲]۔ امیر تیمور نے جتہ اور سنہری غول کے منگل خاقانوں کو اُن کے علاقوں میں گھس کر شکستیں دیں[۲۳]۔ اور اپنی سلطنت کو محفوظ کیا۔

امیر تیمور نے قطب الدین کا قلع قمع کیا۔ جب خواجہ خضر حکمران ہوا تو اس نے شرقی علاقوں کی طرف توجہ ختم کر دی تھی اور خواجہ خضر کی بیٹی سے شادی کر کے گورگان کا اضافی لقب اختیار کیا[۲۴]۔ وہ اپنے نام کے ساتھ صاحبقران بھی استعمال کرتا تھا۔ اس نے اپنے ساتھ ایک بے اختیار خاقان چن لیا تھا جسکا نام شاہ محمود تھا اُسکی والدہ سے تیمور نے شادی کر لی[۲۵] اسوقت عام زندگی بسر کر رہا تھا تاکہ وہ معاہدہ جو تومنہ خان کے دونوں بیٹوں کے درمیان تحریر شدہ تھا قائم رہے۔ ہر چند کہ وہ کہتا تھا کہ یہ معاہدہ اس وقت ٹوٹ چکا تھا۔ جب اس کے دادا امیر بارکل نے سپہ سالاری کا عہدہ چھوڑ دیا تھا[۲۶]۔

امیر تیمور سُنّی مسلمان تھا وہ کوئی کام کرنے سے پہلے اپنے پیر و مرشد شیخ زین العابدین ابوبکر سے رائے حاصل کرتا۔ وہ خود بھی قرآن سے فال نکالتا تھا۔ خواب میں جو دیکھتا اس پر بھی عمل کرتا تھا کہ قدرت کی طرف سے اشارہ ہے[۲۷]۔

امیر تیمور نے سمرقند کو اپنا پایۂ تخت بنایا۔ عالیشان عمارات تعمیر کیں اور باغات لگوائے۔ امیر تیمور قول کا پکا اور تلوار کا دھنی تھا۔ اسکی تمام عمر مہمات میں گزری۔ جہاں کہیں یلغار کی کامیاب رہا۔ مہمات سے فارغ ہو کر اس نے اپنے بیٹوں اور پوتوں کی شادیاں کیں۔ وہ اپنے آپ کو چغتائی چنگیزی کہلاتا تھا۔ وہ ۸۰۷ھ ۱۴۰۴ء میں چین فتح کرنے کی غرض سے نکلا۔ راستے میں اترار کے مقام پر سخت بیمار ہو گیا اور ۱۸ فروری ۱۴۰۵ء میں اس کی روح جسم سے پرواز کر گئی[۲۸]۔ اس کی لاش کو سمرقند لا کر اس کے آبائی قبرستان میں دفن کر دیا گیا[۲۹]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر تیمور کے انتظامی قوانین

امیر تیمور نے انتظامی قانون بنائے۔ جن پر عمل کر کے اُس نے کامیابیاں حاصل کیں۔[۳۹]

۱۔ جنگ اللہ تعالےٰ کے دین کو فروغ دینے کے لئے کی جائے۔

۲۔ ہر طبقہ اور گروہ کا تعاون حاصل کیا جائے۔

۳۔ ہر معاملے میں دوست اور دشمن سے قانون کے مطابق انصاف کیا جائے۔

۴۔ خود ضابطوں کی پابندی کرتا اور دوسروں کو سختی سے پابند کرواتا۔ رعایا کے درمیان عدل و انصاف قائم کیا۔

۵۔ سپاہ کی خواہشات پوری کرتا۔ ان کی تنخواہ وقت پر ادا کرتا۔ ان پر مال و زر نچھاور کرتا۔

۶۔ صبر و تحمل۔ درگزر اور برداشت کو اپنایا۔ اقربا کی بدعہدیوں کو معاف کیا۔

۷۔ علماء، ہنرمند اور قابل لوگوں کی عزت اور حوصلہ افزائی کی

۸۔ قول و فعل میں پختگی پیدا کر کے بدکاری کو ختم کیا

۹۔ رعایا کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے اخبار نویسوں کا تقرر کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ اپنے عزیزوں، دوستوں اور رشتہ داروں کی مشکل وقت میں امداد کی

۱۱۔ اپنی فوج کو عزیز رکھنا اور دشمن کو بھی دغا دینے والے کو دشمن ہی سمجھتا

۱۲۔ دشمن کو ایسی جگہ مارو کہ دوبارہ سر نہ اٹھا سکے۔ پاؤں کے نیچے آئے سانپ کا سر کچل دو۔

۱۳۔ امرار سے اچھا سلوک، انعام اور اعزازات سے نوازنا۔ وزیروں کو اعلیٰ انتظامی اختیارات دے دیئے۔

۱۴۔ تمام احکامات تحریری طور پر جاری کرنا۔ آقا اور نوکر کے تعلقات خوشگوار رہنے کے لئے قانون بنائے۔

۱۵۔ تحصیلدار مقرر کئے محصول اور ٹیکس وصول کرنے کو باقاعدہ بنایا۔ نہری زمین سے پیداوار کا ۱/۲ لگان وصول کیا جاتا تھا۔

۱۶۔ دریاؤں اور نہروں پر پل بنوائے اور مرمت کا باقاعدہ انتظام کیا۔

۱۷۔ مسافروں اور اُن کے مال اسباب کی حفاظت کا بندوبست کیا۔

۱۸۔ لنگر خانے ہسپتال، مدارس اور مساجد کا انتظام کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبقران امیر تیمور کے سلاطین (بموجب تاریخ ایران)

۱۔ صاحبقرآن تیمور بن ترغائی خان بن ابغائی نویان سنہ ۷۷۱ھ تا سنہ ۸۰۷ھ

۲۔ پیر محمد جہانگیر نوۂ تیمور بن غیاث الدین جہانگیر بن تیمور
تیمور کا مقرر کردہ جانشین، (سمرقند حاصل نہ کر سکا)۔ سنہ ۸۰۷ھ تا سنہ ۸۰۹ھ

۳۔ خلیل سلطان بن میران شاہ بن تیمور۔ سنہ ۸۰۷ھ تا سنہ ۸۱۲ھ

۴۔ شاہ رخ بن تیمور والئے خراسان ازاں بعد تمام وسط ایشیا۔ سنہ ۸۰۷ھ تا سنہ ۸۵۰ھ

۵۔ الغ بیگ بن شاہ رخ بن تیمور۔ سنہ ۸۵۰ھ تا سنہ ۸۵۳ھ

۶۔ عبداللطیف بن الغ مرزا بن شاہ رخ بن تیمور۔ سنہ ۸۵۳ھ تا سنہ ۸۵۴ھ

۷۔ عبداللہ بن ابراہیم بن شاہ رخ بن تیمور۔ سنہ ۸۵۴ھ تا سنہ ۸۶۱ھ

۸۔ ابوسعید مرزا بن سلطان محمد بن میراں شاہ بن تیمور۔ سنہ ۸۶۱ھ تا سنہ ۸۷۳ھ

۹۔ احمد بن ابوسعید بن سلطان محمد (ایران)۔ سنہ ۸۷۳ھ تا سنہ ۸۹۹ھ

۱۰۔ محمود بن ابوسعید بن سلطان محمد (ایران) سنہ ۸۹۹ھ تا سنہ ۹۰۵ھ

۱۱۔ سلطان حسین بایقرا (ایران) سنہ ۹۰۵ھ تا سنہ ۹۱۱ھ

〃 〃 〃 (خراسان وہرات) سنہ ۸۷۳ھ تا سنہ ۹۱۱ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر تیمور کی اولاد

امیر تیمور کے ۴ بیٹے تھے۔ امیرزادہ غیاث الدین جہانگیر سب سے بڑا تھا اپنے باپ کی زندگی میں ۲۰ سال کی عمر میں ۱۳۷۵ء میں سمرقند میں بیمار ہو کر وفات پائی۔[81] امیر تیمور نے اس کی قبر پر شاندار مقبرہ تعمیر کروایا۔ اس کے دو بیٹے مرزا سلطان محمد اور پیر محمد تھے جو غزنی کے علاقے میں حکمران رہے۔ امیر تیمور نے پیر محمد کو اپنا جانشین نامزد کیا۔

امیر جلال الدین میران شاہ

امیر تیمور کی زندگی میں آذربائیجان کا حاکم تھا۔ مگر یہ علاقہ اپنے بیٹے ابوبکر کے حوالے کر کے خود تبریز میں مقیم رہا۔ کیونکہ اس کی آب وہوا اُسے بہت موافق تھی۔ امیر تیمور کے مرنے کے بعد ابوبکر نے میران شاہ کے نام کا سکہ جاری کیا۔ مرزا تبریز کا ایک شکارگاہ میں شکار کی غرض سے نکلا اور گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ اس وقت اس کی عمر ۴۱ برس تھی۔[82]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر زادہ عمر شیخ

امیر زادہ عمر شیخ اپنے باپ کا دوسرا بڑا بیٹا تھا۔ باپ کی طرف سے ایران میں حکمران تھا۔ سنہ ۱۳۵۲ء میں پیدا ہوا۔ سنہ ۱۳۹۴ء میں وفات پائی۔ مرزا باپ کی زندگی میں ہی کردستان میں قلعہ قرماتون کے پاس تیر لگنے سے مارا گیا۔[۸۳]

امیر تیمور نے اپنی فتوحات کے دوران مرزا کو اندجان کا حکمران بنایا تاکہ مغلستان کے دروں کی رکھوالی کر سکے اور مغل حملہ آور نہ ہو سکیں۔ امیر تیمور نے اقرار کیا تھا کہ اگر اس کا یہ بیٹا اس سرحد پر نہ ہوتا تو وہ اپنی فتوحات میں کبھی کامیاب نہ ہو سکتا۔[۸۴]

مرزا شاہ رُخ بن تیمور

سب سے چھوٹا خراسان میں حکمران تھا۔ امیر تیمور کی وفات پر خود مختار ہو گیا۔ سنہ ۱۳۷۷ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۴۴۷ء میں قتل ہوا۔ اس نے کل ۴۲ برس حکومت کی۔[۸۵] سمرقند کے امیروں نے خلیل بن میران شاہ کو سنہ ۱۳۹۶ء میں جب وہ ایک عورت کے عشق میں امور سلطنت سرانجام دینے سے غافل ہو گیا ہٹا کر تخت شاہ رُخ مرزا کے حوالے کر دیا۔ تاریخ ایران میں شاہ رُخ کا شمار برگزیدہ بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ اس نے شاہ نامہ فردوسی کا دیباچہ لکھا جو آج تک دنیا کی لائبریریوں کی زینت بنا ہوا ہے۔ تیموری دور میں اس نے سب سے زیادہ عرصہ حکومت کی۔[۸۶]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر تیمور کی سلطنت اس کے ساتھ ہی ختم ہو گئی تھی۔ ہر طرف تباہی اور بربادی کا دور دورہ تھا۔ مگر شاہ رُخ نے اپنے بیٹے الغ بیگ کے زیر حکومت شہروں کو امن و سکون اور سلامتی کا مسکن بنا دیا تھا۔

پیر محمد بن جہانگیر بن امیر تیمور

امیر تیمور اپنی موت سے پہلے جب اترار میں تھا نے اُسے اپنا جانشین نامزد کیا[87] اس لئے امرار سمرقند کو اس نامزدگی کی خبر بروقت نہ ہو سکی۔ دوسرے پیر محمد اس وقت ایک مہم پر ہندوستان میں تھا۔ سمرقند پہنچنے میں بہت دن لگ گئے۔ واپسی پر جنگ میں خلیل سلطان کی فوج سے شکست کھائی اس لئے تخت حاصل نہ کر سکا۔ ۸۰۹ھ میں قتل کر دیا گیا۔[88]

خلیل سلطان بن میراں شاہ بن امیر تیمور

امیر تیمور کی موت ملک سے باہر ہوئی تھی۔ سمرقند کے امرار کو پیر محمد جو ہندوستان میں تھا جانشین مقرر ہونے کی بروقت خبر نہ ملی اس لئے انہوں نے فوری طور پر خلیل سلطان بن میراں شاہ جو موقعہ پر موجود تھا تخت نشین کر دیا۔[89]

خلیل سلطان تخت پر قابض ہونے کے بعد ایک خاتون شاد ملک کے عشق میں امورِ سلطنت سے تغافل برتنے لگا تو امرار اور اکابرین نے متنفر ہو کر تخت شاہ رخ کو سونپ دیا۔ شاہ رُخ نے خلیل سلطان کی شادی شاد ملک سے کر دی۔ مگر جلد خلیل سلطان وفات پا گیا اور شاد ملک نے خود کو خنجر مار کر ہلاک کر دیا۔ دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔[90]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغ بیگ مرزا بن شاہ رُخ بن امیر تیمور

الغ بیگ مرزا نے ۱۴۴۹ء میں وفات پائی۔ اس نے ۴۰ سال باپ کی زندگی میں اور ۲ سال اس کے بعد سمر قند میں حکمرانی کی۔ ایک کاشغر کا علاقہ بھی اس کے قبضہ میں آگیا تھا۔

الغ مرزا بن شاہ رُخ بن امیر تیمور علم فلکیات کا ماہر تھا۔ ایک منجم، جغرافیہ داں اور شاعر تھا۔ اس کی وجہ سے اس کے نام کی شہرت اب تک باقی ہے۔ یہ جغرافیائی ایجاد پہلی دفعہ ۱۷۱۱ء میں انگلستان میں شائع ہوئے۔ سمر قند کی مشہور رصدگاہ اسی نے تعمیر کی ہے[91]

علاؤالدولہ بن بائسنقر بن شاہ رُخ نے الغ مرزا کی مخالفت کی اور ہرات پر قبضہ کر لیا اور الغ بیگ کے بیٹے عبداللطیف کو قید کر لیا۔ بعد میں صلح ہوگئی مگر عبداللطیف باپ کے خلاف ہوگیا اور اُسے قتل کر دیا۔ عبداللطیف کو بھی دوسرے سال ایک شخص بابا حسین نے قتل کر دیا۔

عبداللطیف کے قتل کے بعد عبداللہ بن ابراہیم بن شاہ رُخ تخت نشین ہوا۔ اس نے جہانشاہ قراقویونلو سے شکست کھائی اور عراق، فارس، خراسان اور کرمان کے علاقے اس کے ہاتھ سے نکل گئے۔ ۱۴۶۱ء میں قضائے الٰہی سے فوت ہوگیا ہے[92]

مرزا ابوسعید بن سلطان محمد بن میران شاہ بن امیر تیمور

ابوسعید مرزا ۱۴۲۷ء میں پیدا ہوا۔ ۲۵ سال کی عمر میں بادشاہ بنا۔ ۱۸ سال حکمرانی کی۔ ابوسعید مرزا نے اپنی ابتدائی تعلیم و تربیت شاہ رُخ بن امیر تیمور کے پاس رہ کر حاصل کی ہے[93]

جب عبداللطیف نے اپنے باپ شاہ رخ کو قتل کیا تو اس نے ابوسعید مرزا کو قید کر دیا۔ مگر وہ فرار ہو کر بخارا چلا گیا۔ عبداللطیف کے قتل کے بعد ایک فوج تیار کر کے ترکستان پر قابض ہوگیا۔ بابر قلندر بن بائسنقر بن شاہ رُخ کے بعد جب ان میں سے کوئی نہ بچا تو سمر قند اس کے قبضہ میں آگیا۔ خراسان جو جہان شاہ قراقویونلو کے قبضے میں چلا گیا تھا فتح کیا ہے[94] اور ہرات کو اپنا دارالحکومت بنایا۔ اس نے بدخشاں، غزنی، کابل، قندھار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرغانہ، ماوراالنہر اور ایران کے علاقے اپنی سلطنت میں شامل کئے۔
وہ عراق پر حملہ کرنا چاہتا تھا مگر عیسے بگا والئے مغلستان کی طرف سے خطرہ ہوا۔
اس مشرقی سرحد کو محفوظ کرنے کے لئے اس نے یونس خان جو عیسے بگا کا بھائی تھا اور تبریز میں عام شہری کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ انس خراسان میں رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ اپنے پاس بلاکر مغلستان میں حکومت قائم کرنے میں مدد کا یقین دلا کر دوستی کا باب کھولا۔ عملی مدد دے کر خاقان تسلیم کروایا۔
یونس خان نے اپنی تین بیٹیاں ابوسعید مرزا کے تین بیٹوں کے عقد میں دے کر اس احسان اور دوستی کو رشتہ داری میں بدل دیا۔ ابوسعید مرزا کے کل گیارہ بیٹے تھے ان میں سے ۴ کو مرزا نے اپنی زندگی میں مختلف علاقوں کی حکمرانی سونپ دی تھی۔[۹۵]
مرزا آذربائیجان کی ایک دشوار اور تنگ وادی میں اپنی فوج کے ہمراہ دشمن کے نرغے میں آگیا۔ وہ اوزون حسن قراقویونلو کے ہاتھوں مارا گیا اس کی تاریخ وفات ۸ فروری ۱۴۶۹ء ہے۔[۹۶]

www.KitaboSunnat.com

یونس خان

یونس خان بن ادیس خان بن شیر علی بن محمد خان تھا۔ جب ۱۶ ار برس کا تھا تو وہ اپنے باپ کی موت کے بعد مرزا الغ بیگ کے امیروں کے ہاتھ پکڑا گیا۔ الغ بیگ نے اُسے اپنے باپ شاہ رخ بن تیمور کے پاس ہرات بھیج دیا۔ شاہ رخ نے اس کی عزت کی اور اسے مولانا شرف الدین کے زیرِ تعلیم کر دیا۔ اس نے اتنی تعلیم حاصل کر لی کہ تعلیم کے میدان میں اسوقت تک کوئی مغل خان اُسکے پائے کا نہیں ہوا۔ اس نے دوسرے ہنر بھی سیکھے۔ شیراز کے لوگ اُسے استاد یونس پکارتے تھے۔ وہ مغل خون اور ایرانی ثقافت کا مجموعہ تھا۔[۹۷]

سلطان ابُوسعید مرزا نے یونس خان کے بھائی عیسے بگا والئے کاشغر سے نجات حاصل کرنے اور اپنی مشرقی سرحد محفوظ کرنے کے لئے اُس کی مدد کر کے کاشغر میں حکمران بنوا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونس خان نے اپنی ذاتی قابلیت سے امور سلطنت میں اصلاحات کیں۔

مغلستان میں خوراک کی کمی کو پورا کرنے کے لئے یونس خان اپنے چند امیروں کے ساتھ تاشقند آیا تاکہ انکو زراعت اور پکے مکانات دکھا کر اس طرف راغب کر سکے اور مغلستان میں ترقی ہو۔ امیر اس پر راضی نہ تھے اور نہ ہی اپنی پرانی تہذیب چھوڑنا چاہتے تھے۔ مغلوں کو زراعت سے نفرت تھی کہ انسان بھی جانوروں کا کام کرتے تھے۔ امیروں نے گورنر کے ساتھ مل کر یونس خان کو گرفتار کرا دیا۔ ایک سال قید رہنے کے بعد امیر عبدالقدوس کی کوشش سے رہائی ملی۔

یونس خان واپس مغلستان پہنچا تو اس نے اپنی زراعتی سوچ کو تبدیل کر لیا اور دوبارہ خاقان بنا دیا گیا۔ اس نے اپنی تین بیٹیوں کے رشتے ابو سعید مرزا کے بیٹوں کے ساتھ کر کے دوستی کو رشتہ داری میں تبدیل کر دیا۔ آخری وقت فالج کا حملہ ہوا۔ دو سال چارپائی پر رہنے کے بعد ۷۸ برس کی عمر میں ۸۹۶ھ/۱۴۹۱ء میں وفات پائی۔ تاشقند میں اس کا مقبرہ بہت مشہور ہے۔[۹۸]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونس خاں کی زراعت میں دلچسپی اور ردِ عمل

ابوسعید مرزا کے انتقال کے بعد سمرقند میں سلطان احمد مرزا نے حکمرانی قائم کر لی۔ شیخ جمال اس کی جانب سے تاشقند میں گورنر تھا۔ یونس خان کو مغلستان میں گھوڑوں کے لئے خوراک کی کمی ہوئی تو اس نے مغلوں کو زراعت کی طرف راغب کرنے کے لئے اپنے چند مغل امراء کے ساتھ تاشقند کا سفر کیا کہ ان کو زراعت کے فوائد موقعہ پر دکھا کر اس طرف راغب کر سکے۔

تاشقند پہنچ کر اس کے امراء نے یونس خان سے اتفاق نہ کیا اور زراعت کی طرف راغب نہ ہوئے بلکہ انہوں نے گورنر کے ساتھ مل کر یونس خان کو قید کروا دیا اور خود مغلستان واپس چلے گئے۔ یونس خان کی بیوی عیسی دولت بیگم جو بابر کی خوش دامن بھی تھی گرفتار ہو گئی۔ گورنر نے اس کی تحفے میں اپنے ایک امیر کے ساتھ شادی کر دی۔ لہٰذا بر عیلے دولت بیگم نے اس شادی کو خوشی سے قبول کر لیا۔ شام کو جب امیر خواجہ کلاں اس کے گھر پہنچا تو بیگم کے محافظوں نے اس کا استقبال کیا۔

گھر کے اندر کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ بیگم کی عورت ملازموں نے امیر خواجہ کو قتل کر کے باہر پھینک دیا۔ جب گورنر کو اطلاع ملی تو اس نے بیگم سے اس کی وجہ پوچھی۔ بیگم نے کہا کہ وہ خاقان یونس خان کی بیوی تھی۔ گورنر نے اپنے طور پر غیر کے حوالے کر دیا۔ اسلام میں اس کی اجازت نہیں تھی اس لئے خواجہ کو قتل کروا دیا۔ گورنر نے غلطی محسوس کرتے ہوئے بیگم کو یونس خان کے پاس بھیج دیا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مغل اس وقت بھی پیشہ زراعت سے اتنی نفرت کرتے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ اپنے خاقان کو اپنے دشمن کے ہاتھوں گرفتار کروا دیا۔

وہ کتنے پکے مسلمان ہو چکے تھے کہ یونس خان کی بیوی نے ایک غیر مرد کے ساتھ رہنے کی بجائے اس کو قتل کر دیا۔ چہ جائے کہ وہ کہ وہ خود بھی بدلے میں قتل کر دی جاتی۔

یونس خان ایک سال قید میں رہنے کے بعد امیر عبدالقدوس کی مدد سے رہائی حاصل کر سکا۔

یونس خان نے واپس مغلستان پہنچ کر امراء سے اپنی زراعت کی طرف رغبت کی معافی مانگی اور وہ دوبارہ مغلستان کا خاقان بنا دیا گیا۔

ابو سعید مرزا کی اولاد اور سلطنت

ابو سعید مرزا کے بعد اس کی سلطنت اس کے چار بیٹوں اور داماد سلطان حسین مرزا میں بٹ گئی۔

۱۔ سلطان احمد مرزا ــ سمرقند، بخارا، بلخ ــ ماوراء النہر کے دوسرے علاقے اور بخارا تھا۔

۲۔ مرزا سلطان محمود ــــ کے پاس بدخشاں، حصار اور قندوز کے علاقے تھے۔

۳۔ عمر شیخ مرزا ـــ کے حصے میں اپنے با قبضہ علاقے اندرجان اور فرغانہ آئے۔

۴۔ الغ بیگ مرزا ــ کابل اور غزنی میں حکمران ہوا۔

۵۔ سلطان حسین بائیقرا جو ابو سعید مرزا کا داماد بھی تھا خراسان پر قابض ہو گیا۔ ۹۹

ابو سعید مرزا کے بعد یہ تمام حکمران آپس میں لڑتے ہی رہے اور کمزور سے کمزور تر ہوتے گئے۔ ان کی لڑائیوں میں یونس خان اور اس کی اولاد بھی ملوث رہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبقران امیر تیمور گورگان

عمر شیخ مرزا

حاکم خراسان و ایران

رستم مرزا — حاکم اصفہان
پیر محمد — حاکم ایران
مرزا بایقرا — حاکم ہمدان
مرزا سکندر — حاکم فارس

غیاث الدین منصور مرزا
داماد میران شاہی

ابوالغازی سلطان حسین مرزا ، بالقرہ
(داماد ابو سعید مرزا)
(والدہ فیروزہ بیگم - پوتی آغا بیگم بن تیمور - نواسئ میراں شاہ)

مرزا بایقرا ثانی

بدیع الزمان مرزا

مظفر مرزا (داماد ذوالنون ارغون) حیدر مرزا

مومن مرزا ، محمد زمان مرزا
(داماد بابر بادشاہ)

سلطان ویس مرزا
داماد سلطان حسین بالقرہ

محمد سلطان مرزا

الغ مرزا
شاہ مرزا
ابراہیم مرزا - محمد حسین مرزا - مسعود حسین مرزا - عاقل حسین مرزا

محمد سلطان مرزا
سکندر سلطان مرزا

مظفر حسین مرزا ، نور النساء بیگم زوجہ جہانگیر بادشاہ
(نواسہ کامران مرزا)
(داماد اکبر بادشاہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالغازی سلطان حسین بائیقرہ

والئے ہرات، خراسان (۱۴۶۹ - ۱۵۰۷)

سلطان حسین بائیقرہ بن منصور مرزا بن بائیقرہ مرزا بن عمر شیخ مرزا بن امیر تیمور۔ اس کی والدہ فیروزہ بیگم امیر تیمور کے بیٹے میراں شاہ کی پڑپوتی اور پڑنواسی تھی۔ اس طرح دونوں والد اور والدہ کی طرف سے اعلیٰ نسل رکھتا تھا۔[1] بابر نامہ (۲۵۶)

۱۴۵۹ء میں استرآباد میں خودمختاری اختیار کر لی مگر ابوسعید مرزا کی اطاعت میں حکومت کی۔ ابوسعید مرزا کی شہادت کے بعد مملکت میں جھگڑے پیدا ہو گئے۔ مرزا نے خراسان بزور شمشیر حاصل کرنے کے بعد بلخ، خوارزم، قندھار اور سیستان بھی حاصل کئے۔ اس نے ۱۴۶۹ء سے ۱۵۰۶ء تک ۳۸ برس ہرات کو دارالحکومت بنا کر اس وسیع سلطنت پر فرمانروائی کی۔ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ، علوم وفنون کا ماہر اور فیاض فرمانروا تھا۔ اس کا دربار اپنے زمانے کے تمام مرزائیوں سے تابناک تھا۔ تمام مرزائیوں میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ امیر تیمور کا وارث و جانشین تھا۔ بابر کے مطابق وہ بہت بہادر تھا۔ جنگ میں خود حصہ لیتا تھا۔ امیر تیمور کی اولاد میں تلوار کے استعمال میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا۔ ایک دفعہ اس نے ۶۰ جنگجو ساتھیوں کے ہمرکاب تین ہزار مخالفین اور دوسری دفعہ ۹۰ ساتھیوں کے ساتھ دس ہزار مخالفین کو زیر کیا۔ آخری عمر میں سپاہیانہ زندگی میں کمی کر دی۔ رعایا کی نگاہ میں بہت محترم تھا۔ قانون کے احترام میں اس نے اپنے بیٹے کو جس نے قتل کیا تھا، قانون کے حوالے کر دیا۔ وہ کئی کتابوں کا مصنف اور شاعر تھا۔ حسینی تخلص کرتا تھا۔[2]

اس کے زمانے میں دارالحکومت ہرات اپنی اعلیٰ درسگاہوں، خوبصورت مسجدوں، مقبروں اور کالجوں کی وجہ سے بہت مشہور ہوا۔ سلطان حسین بائیقرہ کے دورِ حکومت میں بڑے بڑے عالمِ دین، فاضل، طبیب، فلاسفر، شاعر اور جنگجو، فنکار اس کے دربار میں جمع ہو گئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ان کا قدر دان تھا۔ بابرنامہ میں ان میں سے ۷۵ شخصیتوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔

سلطان حسین کی وفات کے بعد بابر افسوس کے لئے ہرات گیا۔ اس کے بیٹوں نے بابر کا شاہانہ استقبال کیا۔ بدیع الزمان مرزا بن سلطان حسین بائیقرہ کے گھر دعوت کے دوران بابر کو شراب پیش کی گئی۔ مگر اس نے بڑے بھائی کا گھر کہتے ہوئے شراب پینے سے انکار کر دیا۔ بابر ان مرزائیوں کے طرزِ زندگی سے متاثر ہو کر اپنی سوانح حیات میں ان کو بہت مہذب بیان کرتا ہے۔

سلطان حسین بائیقرہ کی ۶ بیویاں تھیں۔ اس کی پہلی بیوی، سلطان مارو کے سلطان سنجر کی بیٹی تھی۔ شہربانو اور پائندہ سلطان بیگم سلطان ابو سعید مرزا کی بیٹیاں تھیں جو یکے بعد دیگرے اس کے نکاح میں آئیں۔ اس کے چھ بیویوں میں سے ۱۴ لڑکے اور ۱۲ لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ سلطان حسین بائیقرہ نے ۷۱ برس کی عمر پائی۔ ۲ سال گٹھیا کے مرض میں گزارنے کے بعد مئی ۱۵۰۶ء میں فالج گرنے سے وفات پائی۔ اس کو مدرسہ سلطان حسین ہرات میں دفن کیا گیا۔

سلطان حسین بائیقرہ کی زندگی میں شیبانی خان کو خراسان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اسکی موت کے بعد جب اس کے دو بیٹے بدیع الزمان اور مظفر حسین مشترکہ حکمران بنے۔ دربار میں اختلاف دیکھ کر شیبانی خان ایک بڑے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہو گیا۔ ذوالنون ارغون نے ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ مگر لشکرِ جرار کے مقابلے میں بے بس ہو کر مارا گیا۔ شیبانی خان نے سلطان حسین بائیقرہ کے تمام بیٹوں کو باری باری قتل کر دیا۔ صرف بدیع الزمان جان بچا کر بھاگا۔ دو سال جام فیروز کے پاس سندھ میں گزارنے کے بعد شاہ اسماعیل صفوی کے پاس چلا گیا اور تبریز کا گورنر مقرر ہوا۔ شاہ اسماعیل صفوی کی ترک بادشاہ سلیم کے ہاتھوں شکست کے وقت گرفتار ہو کر استنبول پہنچایا۔ ۱۵۱۷ء میں طاعون کی وبا میں وفات پائی اور مدرسہ سلطان حسین ہرات میں دفن کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابر تزک بابری میں ایک حسرت اور فرطِ احترام سے لکھتا ہے ۔

"زمان مرزا عجب زمانے بود از اہلِ فضل مردم بے نظیر خراسان بہ خصوص ہری (ہرات) مملو بود ہر کسے بہر کارے کہ مشغول بود ۔ ہمت و حرص او آں بود کہ ہر کار را بکمال رساند"

حواشی

۱ - بابر نامہ ص ۲۵۹ بحوالہ تاریخ دولت شاہ ص ۲۰۹ - ۵۲۳

۲ - تاریخ رشیدی ص ۱۹۳ تا ۱۹۵ ، بابر نامہ ص ۲۵۶ تا ص ۲۵۹

۳ - تزک بابری ، ص ۱۲۱ ، ۱۲۲

۴ - بابر نامہ ص ۲۵۶ تا ص ۲۹۳ تاریخ رشیدی دوم ص ۲۰۵

۵ - بابر نامہ ص ۔ تا ۳۲۶ حبیب سیر فارسی ص ۲۶ ا تا ۲۲۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد خان شیبانی

مرزا سلطان احمد کا سالار تھا۔ محمود خان بن یونس خان سے ایک جنگ میں اپنے آقا کے خلاف اس کی مدد کی۔ صلہ میں ترکستان کا شمالی علاقہ اسے بخش دیا تھا۔ حالات سے فائدہ اٹھا کر ابوسعید مرزا کے تمام علاقے پر قبضہ کر لیا۔

شیبانی خان نے سلطان احمد مرزا، محمود مرزا اور سلطان محمود خان بن یونس خان کی تمام اولادوں کو قتل کروا دیا۔ سلطان حسین مرزا بائقرا خراسان میں شیبانی خان کی دسترس سے باہر رہا۔ مگر جب شیبانی خان اس طرف متوجہ ہوا تو وہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا پھر بھی مقابلے کے لئے نکلا جلد ہی اس پر فالج کا حملہ ہوا۔ جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔

ہرات میں اس کے بیٹے بدیع الزماں مرزا اور مظفر مرزا مشترکہ طور پر حکمران ہوئے۔ شیبانی خان نے موقع سے فائدہ اٹھا کر حملہ کر دیا اور سلطان حسین بائقرہ کے ۱۴ بیٹوں میں سے تمام زندہ کو قتل کرا دیا۔ صرف بدیع الزمان جان بچا کر بھاگ گیا۔

ظہیر الدین بابر نے شیبانی خان کا ہر حالت میں مقابلہ کیا۔ مگر اس کے اپنے ملک میں اس کی مخالفت شروع ہو گئی۔ چند امیروں نے مل کر بابر کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اندجان میں بابر کے سوتیلے بھائی جہانگیر کا سرپرست بن کر اقتدار پر قبضہ کر لیا ——— اسی دوران شیبانی خان نے بابر کو سمرقند میں محاصرے میں لے لیا۔ اس کے بچ کر نکلنے کی بھی کوئی امید نہ رہی۔ اپنی بڑی بہن خانزادہ بیگم کو وہیں چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ جس کو شیبانی خان نے بیوی بنا لیا۔

خراسان پر قبضہ کرنے کے بعد ازبک صفویوں کے علاقہ میں گھس کر قزلباشوں اور رعیت کو تنگ کرنے لگے۔ شاہ اسماعیل صفوی نے شیبانی خان کے پاس سفیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیج کر دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ شیبانی نے غرور اور مستی میں اسماعیل صفوی کی غیرت کو فقیری کشکول بھیج کر للکارا۔ شاہ اسماعیل صفوی نے اسے میدانِ جنگ میں دعوت دے کر بلایا اور فوراً ہی اپنی فوجوں کو پیش قدمی کا حکم دے دیا اور شیبانی کے مقابل جا پہنچا۔ شیبانی کو اتنی جلدی صفوی کے مقابلے پر آنے کی توقع ہی نہ تھی گھبرا کر مقابلہ کیا۔ ازبک صفوی فوج کی شان و شوکت دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے اور شکست تسلیم کر لی۔ قزلباشوں نے تعاقب کر کے ازبکوں کا قتل شروع کر دیا۔ تقریباً پانچ سو سوار جن میں اکثر سلاطین شہزادے اور سوار تھے جانوروں کے ایک باڑے میں محصور ہو گئے، سب کے سب لقمۂ اجل بن گئے۔ شیبانی خان خود بھی مارا گیا۔ یہ حادثہ خراسان کے شہر مرو میں ۱۵۱۰ء میں ہوا۔ [۱۰۲]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ دور بابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ

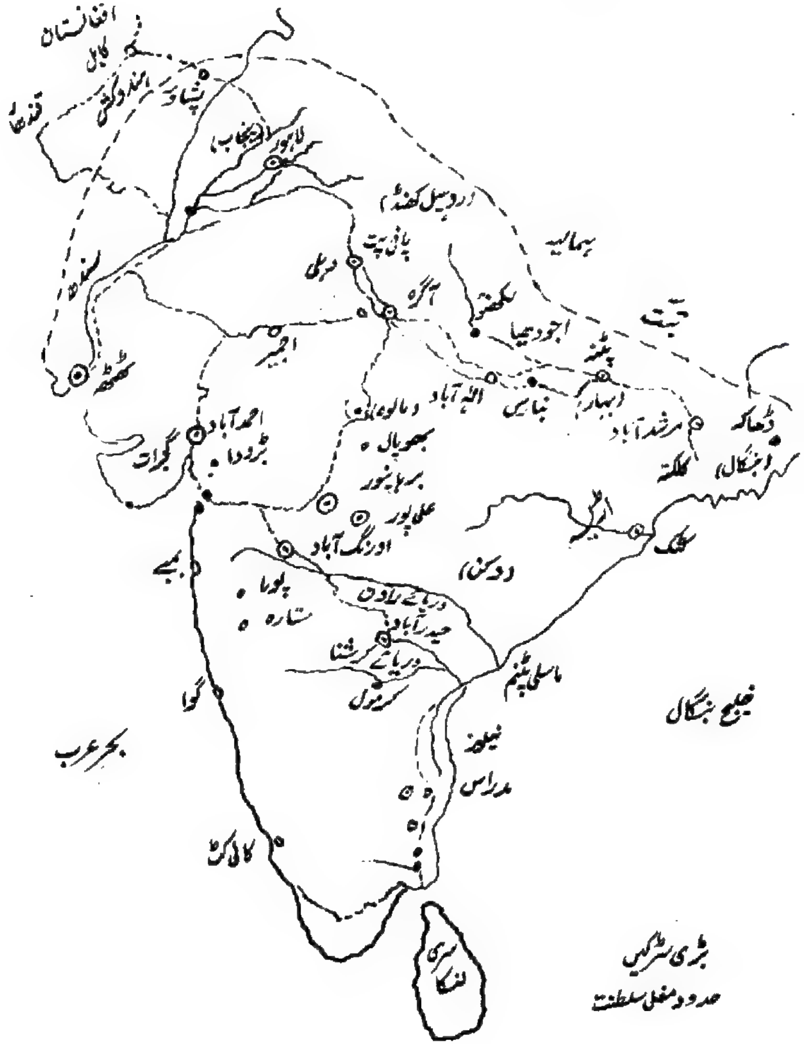

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شجرہ)

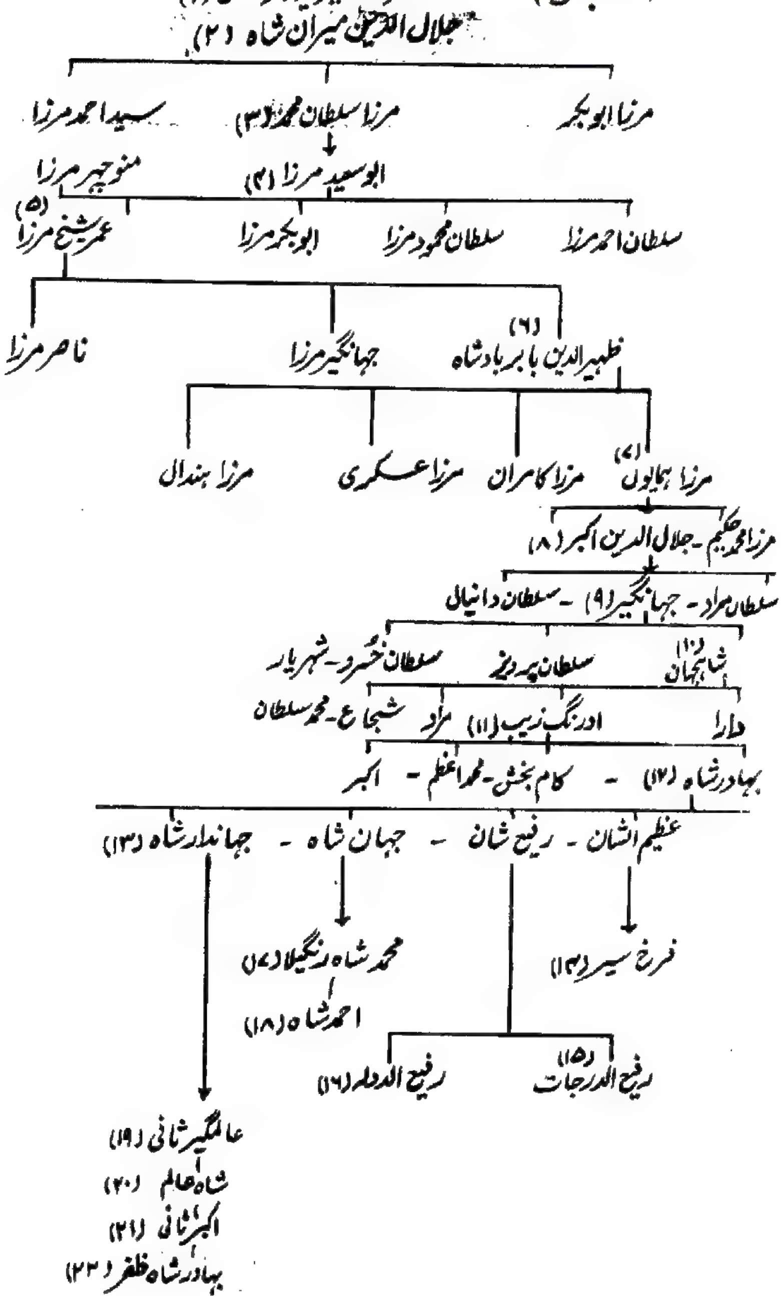

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غازی محمد ظہیر الدین بابر بادشاہ
(فردوس مکانی)

ہندوستان

۱۵۲۶ء تا ۱۵۳۰ء

ظہیر الدین مرزا بابر کا باپ عمر شیخ مرزا بن ابوسعید مرزا بن جلال الدین میراں شاہ بن امیر تیمور گورگان تھا۔ اس کی والدہ قتلغ نگار خانم مغلستان کے خاقان یونس خان کی بیٹی تھی۔ اسی وجہ سے وہ وسط ایشیا کے دو مشہور فاتحین امیر تیمور اور چنگیز خان کا جانشین اور وارث تھا۔[۱۰۴]

مرزا بابر کی پیدائش ۱۴ فروری ۱۴۸۳ء میں فرغانہ میں ہوئی۔[۱۰۵] جب وہ ۱۲ برس کا تھا تو اس کا باپ اچانک کبوتر خانے کی چھپ سے گر کر مر گیا۔ اس کے دو سوتیلے بھائی جہانگیر مرزا اور ناصر مرزا اس سے دو اور چار سال بالترتیب چھوٹے تھے۔ امراء نے بابر کو حکمران بنا دیا۔ وہ چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا تھا۔ اس کے دونوں چچا بھی فرغانہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے شاملِ حال رہی اور دونوں ہی ایک سال کے اندر اندر اس جہان سے رخصت ہو گئے۔[۱۰۶]

اس کے چچا سلطان احمد مرزا کی اولاد نہ تھی۔ محمود مرزا کے بیٹے بھی اتنے قابل نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے - اس لئے بابر کے دل میں سمرقند کا تخت حاصل کرنے کی خواہش ہوئی - دوسری طرف سلطان احمد مرزا کے ایک سردار کے ملازم شیبانی خان جس کو بابر کے ماموں محمود خان نے اپنے آقا سے غداری کے بدلے ترکستان کا علاقہ بخش دیا تھا ازبکوں سے مل کر سمرقند حاصل کرنے کا خواہش مند بن گیا تھا۔ اس لئے یہ کش مکش بابر اور شیبانی کے درمیان چل نکلی - بابر نے سمرقند حاصل کر لیا۔ مگر اس کے اپنے علاقے میں چند امراء نے اس کے چھوٹے بھائی کو آگے رکھ کر فرغانہ پر قبضہ جما لیا[۱۰۷] کہ بابر کے پاس سمرقند آ گیا ہے وہ فرغانہ پہنچنے کے لئے نکلا راستے میں بیمار ہو گیا۔ اس کے بچنے کی امید نہ رہی۔ مشہور ہو گیا کہ بابر مر گیا ہے۔ اس کے مخالفین دونوں سمرقند اور فرغانہ میں مضبوط ہو گئے[۱۰۸]۔ اب بابر کے پاس کوئی جائے پناہ نہ رہی - چند امراء نے اندرجان کا کچھ علاقہ اس وقت تک اس کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا جب تک وہ سمرقند فتح نہیں کر لیتا[۱۰۹]۔

سلطان علی مرزا بن محمود مرزا کی والدہ نے حالات کے مدِ نظر شیبانی خان سے شادی کرنے اور کچھ علاقہ سلطان علی کو دینے کے عوض سمرقند اس کے حوالے کر دیا۔ مگر شیبانی نے وعدہ پورا نہ کیا اور سلطان علی کو قتل کروا دیا[۱۱۰]۔

بابر ایک رات ایک معمولی فوج کے ساتھ جس کی تعداد ۲۰۰ فوجی تھے سمرقند کے قلعے کی ایک دیوار پر سیڑھیاں لگا کر اندر داخل ہو گیا - مقامی لوگوں نے بابر کی مدد سے ازبکوں کو مار مار کر بھگا دیا۔ مگر شیبانی نے قلعے کا محاصرہ جاری رکھا۔ جب قلعہ میں خوراک کی کمی ہو گئی تو بابر نے ایک رات اپنی ہمشیرہ خانزادہ اور دوسری عورتوں کو وہیں چھوڑ کر راہِ فرار اختیار کی - فرغانہ پر اس کا حق ختم ہو گیا تھا۔ دشمن مضبوط تھے — پھر سمرقند بھی جاتا رہا[۱۱۱]۔

تقریباً ایک سال عام شہری زندگی بسر کی - وہ کہتا ہے کہ کبھی کبھی اس کے پاؤں میں جوتے بھی نہ ہوتے تھے[۱۱۲]۔ اسی دوران بابر کی ملاقات ایک امیر محمد باقر سے ہوئی جس نے بابر کی ہر طرح مدد کا وعدہ کیا اور تجویز کیا کہ بابر سب کچھ بھول کر کابل میں قسمت آزمائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ بابر نے شطرنج کے مہرے کی طرح جگہ بجگہ گھومنے پھرنے کے بجائے اس تجویز سے اتفاق کیا۔[113]

بابر کے کابل کے سفر کے دوران خسرو شاہ کی مغل فوج بابر کے ساتھ آملی۔ خسرو شاہ خود خراسان چلا گیا۔ کابل کو بابر نے بغیر کسی لڑائی کے حاصل کر لیا۔[114]

۱۵۰۵ء میں شیبانی خان نے سلطان حسین بائقرہ کی موت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خراسان پر حملہ کر دیا۔ بدیع الزمان مرزا اور مرزا مظفر حسین کی مشترکہ حکمرانی کو ختم کر کے سلطان حسین مرزا کے تمام زندہ بیٹوں کو قتل کر دیا۔ بدیع الزمان بچ گیا۔[115] ازبکوں نے ایران کی سرحد پر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ شاہ اسماعیل صفوی نے شیبانی خان سے دوستی کی خاطر اپنا سفیر بھیجا مگر شیبانی نے شاہ اسماعیل صفوی کے لئے ایک کشکول بھیج کر اسے فقیری کا طعنہ دے کر دشمنی کا آغاز کر دیا۔ شاہ نے میدانِ جنگ ہی کے ذریعے فیصلہ کی تصدیق کر کے مقابلے کے لئے نکلا اور ساتھ ہی فوج کو جنگ کا حکم دے دیا۔ شیبانی اتنی جلدی جنگ کے لئے تیار نہ تھا شکست کھا گیا اور ایک بھیڑوں کے باڑے میں شاہ کی فوجوں کے نرغے میں آ گیا وہ دوسرے ۵۰۰ اعلیٰ نسل کے ساتھیوں کے ساتھ مارا گیا۔[116]

شیبانی خان کی موت کے بعد بابر کی ہمشیرہ خانزادہ بیگم جو سمرقند میں رہ گئی تھی اور شیبانی نے اُس کے ساتھ شادی کر کے طلاق دے دی تھی شاہ کے سامنے پیش ہوئی۔ شاہ نے اُسے بڑے احترام کے ساتھ بابر کے پاس بھیج دیا۔ بابر نے اپنا سفیر شاہ کے پاس بھیج کر دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔[117] دونوں نے ازبکوں کے خلاف مشترکہ جدوجہد کی۔ بابر نے سمرقند فتح کر کے اپنے نام کا خطبہ پڑھایا مگر سکہ شاہ اسماعیل صفوی کے نام سے جاری کیا۔ اور خود اپنا لباس ایرانی چغہ زیب تن کیا۔ یہ طرزِ زندگی سمرقند کے عوام کو پسند نہ آیا اور وہ بابر کے خلاف ہو گئے۔[118] شیبانی خان کے بھتیجے عبیداللہ ازبک نے بابر کو کول ملک کے مقام پر فیصلہ کن شکست دی اور ماوراءالنہر کا خیال چھوڑ کر کابل چلا آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابر نے کابل پہنچ کر اپنی قسمت ہندوستان آزمانے کا فیصلہ کر لیا۔ قندھار فتح کیا تو اُسے بے شمار دولت حاصل ہوئی۔ جس کو بابر نے اپنی فوج میں تقسیم کر دیا۔[119]

کچھ عرصہ کابل میں گزارنے کے بعد بابر کو خبر ملی کہ ترکی فوج نے آتشیں اسلحہ استعمال کر کے ایرانیوں پر فتح حاصل کر لی۔ بابر نے آتشیں اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کی اور ایک ترک استاد علی کی خدمات حاصل کیں اور فوج کو یہ اسلحہ استعمال کرنے کی تربیت دی۔ ۱۵۱۹ء میں بابر نے قلعہ باجور کا محاصرہ کیا اور توپ خانہ استعمال کر کے فتح حاصل کی۔[120] بابر نے پچھلے سات سالوں میں ۵ بار ہندوستان پر حملہ آور ہوا آخری دفعہ بابر کے ساتھ ۱۲ ہزار افراد تھے جن میں صرف ۷ ہزار جنگجو اور باقی دوسرے کارندے تھے۔ اس دفعہ دولت خاں لودھی گورنر پنجاب نے بابر کو حملہ کی دعوت دی۔ ۱۵۲۶ء میں بابر اپنے تمام انتظامات مکمل کرنے کے بعد دہلی کی طرف بڑھا۔ ابراہیم لودھی بھی اپنی ایک لاکھ سے زیادہ فوج، دس ہزار گھوڑے اور ایک ہزار ہاتھیوں کو لے کر نکلا۔[121] پانی پت کے میدان میں دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ بابر کی اعلیٰ تنظیمی صلاحیت اور توپ خانے کی مدد کی وجہ سے ابراہیم لودھی کی فوج کا بیشتر حصہ مارا گیا۔ ابراہیم لودھی خود میدانِ جنگ میں کام آیا اور بابر کو فتح نصیب ہوئی۔[122]

ابراہیم لودھی پر فتح پانے کے بعد بابر کو ۵ بادشاہوں کا خزانہ ملا۔ بابر نے یہ خزانہ اپنے بیٹوں، داماد، اپنے اعلیٰ فوجی حکام، عام فوجیوں، رشتہ داروں جو کابل اور دوسرے شہروں سمرقند، کاشغر، بدخشان، مشہد، خراسان اور عراق میں مقیم تھے بانٹ دیا — وہ مکہ، مدینہ کو بھی نہیں بھولا۔ اس قلندر بادشاہ نے اپنے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔[123]

ہندوستان کی گرم آب وہوا کی وجہ سے اس کے ترک ساتھی واپس جانا چاہتے تھے۔ مگر بابر خود اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی اتنی بڑی سلطنت کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔[124]

ہندوستان کے تقریباً مسلمان حکمران اور ہندو راجپوت بابر کے خلاف متحد ہو گئے۔[125]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابر کے مضبوط ارادہ والے ترک فوجیوں نے اس کے ساتھ غرق ہو جانے یا تیر جانے کا فیصلہ کیا۔

۱۵۲۷ء میں ایک طاقتور راجپوت رانا سانگا ایک بڑی فوج لے کر نکلا۔ اس نے بابر کی ہراول فوج کو شکست دے دی۔ بقیہ فوج کے حوصلے پست ہو گئے۔ بابر نے ایک ولولہ انگیز تقریر سے فوج کا جذبہ اسلامی جگایا۔[۱۲۶] اس نے کہا۔ "دنیائے اسلام کے تمام حکمران کہیں گے کہ ایک بادشاہ نے اپنی جان کے خوف سے سلطنت کو چھوڑ دیا۔"[۱۲۷] اس نے خود شراب پینے سے توبہ کی اور تمام برتن توڑ دیئے۔ اور تمام فوجیوں سے قسم لی کہ وہ جنگ میں پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ بابر نے توپ خانہ کو حکم دے کر حملہ شروع کیا۔ وہ خود ہمیشہ کی طرح شیر بن کر لڑا اور راجپوتوں پر فتح حاصل کی۔ بابر نے اس فتح کے بعد غازی کا لقب اختیار کیا۔[۱۲۸]

اس طرح تمام شمالی ہندوستان پر بابر کا قبضہ ہو گیا۔ اس نے اپنی تمام توجہ انتظامی اصلاحات کی طرف موڑ دی۔ ملک کو کئی جاگیری حصوں میں بانٹ دیا۔ ان کو اپنے افسروں کی تحویل میں دے کر سول اختیارات بھی دے دیئے۔ پرانے مالکانِ اراضی کو نہیں چھوا۔ وہ اپنی زمینوں پر بدستور قابض رہے۔

خلیفہ نظام الدین، اس کا وزیرِ اعظم تھا۔ اس کے ذریعہ محکموں کے اعلیٰ افسروں سے رابطہ رکھتا تھا۔ بابر نے افغانوں اور راجپوتوں کو اعلیٰ عہدے دیئے۔ دلاور خان لودھی کو خان خاناں کا لقب عطا کیا۔ راستوں کو محفوظ بنایا اور ڈاک کی چوکیاں ہر ۱۵ میل پر قائم کیں۔ مقامی افسروں کو بہت اختیارات دیئے تاکہ موقع پر رعایا کی تکلیفات دور کر سکیں۔[۱۲۹] حمام اور عمارتیں تعمیر کروائیں۔ نہروں کے ذریعے پانی مہیا کر کے زراعت کو ترقی دی اور تفریحی باغات لگوائے۔

بابر نے ہندوؤں سے رشتہ داریاں قائم کیں۔ اپنے بیٹے ہمایوں اور کامران کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادیاں مدینی دادا کی بیٹیوں سے کیں۔ رانا سانگا کے لڑکے کو اعلیٰ عہدے پر فائز کیا۔[۱۳۰]
بابر کے بعض مقامی افسر اعلیٰ اختیارات حاصل ہو جانے کی وجہ سے رشوت خور بھی ہو گئے تھے۔

بابر نے ابراہیم لودھی کے ایک باورچی کو اپنے لئے منتخب کیا۔ اس کا علم جب ابراہیم کی والدہ کو ہوا تو اس نے باورچی سے رابطہ قائم کر کے بابر کو زہر دلوانے کی کوشش کی۔ بروقت علم ہو جانے کی وجہ سے بابر کی جان بچ گئی۔ زہر جو اس نے چکھا تھا اس کا اثر قائم رہا۔ عام خیال کے مطابق بابر کی موت اسی زہر کا اثر تھا۔
بابر نے باورچی کی کھال کھچوا دی اور بدنصیب عورت کو قلعہ میں بند کروا دیا اور تمام مراعات واپس لے لیں۔[۱۳۱]

بابر نے اپنے وزیر خلیفہ نظام الدین کے ساتھ مل کر ہندوستان کی حکومت کی جانشینی کے لئے مہدی خواجہ یا محمد زمان مرزا کو نامزد کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکا۔
ماہم بیگم نے کابل سے آگرہ پہنچ کر اپنے بیٹے ہمایوں کے لئے راہ ہموار کر لی۔ جب ہمایوں بیمار ہوا تو بابر نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر اس کی صحت کے لئے دعا کی۔ جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منظور ہو گئی۔ ہمایوں کو صحت ہوئی اور بابر کی بیماری بڑھتی گئی۔ بابر نے ہمایوں کو جانشین مقرر کیا۔ اور بھائیوں سے اچھا سلوک کرنے کی نصیحت بھی کی۔
بابر نے ۴۸ سال عمر پائی۔ ۲۶ دسمبر ۱۵۳۰ء کو اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس نے ۳۶ سال حکمرانی کی۔ ہندوستان پر اس کی حکومت صرف پانچ سال رہی۔ اس کی عمر کا بیشتر حصہ جنگوں میں گزرا۔[۱۳۲]

بابر کو آگرہ میں دفن کیا گیا۔ بیگم ماہم نے اس کی قبر پر مقبرہ بنوایا۔ اس کی دوسری بیگم مبارکہ نے اس کے جسم خاکی کو کابل کے مضافات میں اس کی خواہش کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ دفنایا۔

بابر پیدائشی فوجی حکمران تھا۔ اس نے فوجی زندگی اپنی عمر کے گیارہویں سال سے شروع کی۔ وہ شاہسواری اور مہم جوئی کا دلدادہ تھا۔ جنگ میں اپنی افواج کے ساتھ عملی حصہ لیتا۔ بابر میں فوجی قیادت کے اعلیٰ اوصاف موجود تھے۔ وہ دشمن کی غلطیوں سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ وہ جنگ میں شکست یا دوسری تکلیفوں سے نہ گھبراتا۔ بابر نے فوج میں اعلیٰ ڈسپلن قائم کیا۔ فوج کی ضروریات ہر حالت میں پوری کرتا تھا۔ بابر نے تلوار اور تیر کا استعمال مغل تاتاریوں سے سیکھا۔ بارود کا عثمانی ترکوں سے۔ بابر کا شمار دنیا کے مشہور فاتحین میں ہوتا ہے۔ مغربی مؤرخین نے اُسے "شیر" کا خطاب دیا۔

سپہ گری کے علاوہ بابر کو شعر گوئی اور تحریر پر بھی عبور حاصل تھا۔ اس نے اپنی سوانح حیات ترکی زبان میں لکھی۔ اس کی تحریری سچائی کو دنیا نے بہت پسندیدگی سے دیکھا۔ وہ اعلیٰ شخصیت کا مالک تھا۔ بابر بہت سخی اور ایماندار بادشاہ تھا۔ اس نے جتنی دفعہ بھی دولت حاصل کی اپنی افواج، رشتہ داروں اور رعایا میں بانٹ دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابر کی وصیت ہمایوں کے نام

فرزندِ من ہندوستان میں مختلف مذاہب کے لوگ بستے ہیں۔ اللہ تعالٰے کی عنایت ہے، کہ اس نے تمہیں اس ملک کا بادشاہ بنایا اس لئے مندرجہ ذیل باتوں کا بطورِ خاص خیال رکھنا چاہیئے

۱۔ مذہبی تعصبات کو اپنے دل میں ہرگز جگہ نہ دینا۔ رعایا کے مذہبی جذبات اور رسومات کا خیال رکھتے ہوئے سب لوگوں کے ساتھ یکساں انصاف کرنا۔

۲۔ گاؤکشی سے بالخصوص پرہیز کرنا تاکہ رعایا کے دلوں میں تمہارے لئے جگہ بنے اور اس طرح احسانمند شکریہ کی زنجیر سے تمہارے گرد یدہو جائیں۔

۳۔ کسی قوم کی عبادت گاہ مسمار نہیں کرنا چاہیئے۔ تاکہ تمام مذاہب کے تعلقات دوستانہ رہیں۔

۴۔ اسلام کی اشاعت ظلم وستم کی تلوار کے مقابلے میں لطف واحسان سے بہتر ہو سکے گی۔

۵۔ شیعہ سنی اختلافات کو نظرانداز کرتے رہنا کیونکہ اس سے اسلام کمزور ہوتا ہے۔

۶۔ اپنی رعیت کی مختلف خصوصیات کو سال کے مختلف موسم سمجھنا تاکہ حکومت بیماری اور ضعف سے محفوظ رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیموری مغلوں کی رشتہ داریاں

ابو سعید مرزا کی بیوی اور بگاہ ترخان کی لڑکی سے سلطان احمد مرزا پیدا ہوا۔

سلطان احمد مرزا بن ابو سعید مرزا اور اس کی بیوی حبیبہ بیگم ارغون ترخان کی بیٹی معصوم بیگم کی شادی بابر مرزا سے ہوئی۔

بابر مرزا اور معصوم بیگم کی بیٹی معصومہ کی شادی محمد زمان مرزا بن بدیع الزمان مرزا سے ہوئی۔

حسین مرزا بائیقرا کی شادی ابو سعید مرزا کی دو بیٹیوں سے یکے بعد دیگرے ہوئی۔

آکا بیگم جو سلطان حسین مرزا بائیقرا کی پھوپھی تھی کی شادی سلطان احمد مرزا سے ہوئی۔

منصور مرزا بن بائیقرا مرزا بن عمر شیخ مرزا بن امیر تیمور کی شادی فیروزہ بیگم سے ہوئی تھی جو میراں شاہ بن تیمور کی پڑپوتی اور سلطان حسین بائیقرہ والئے ہرات کی والدہ تھی۔

ہمایوں بادشاہ کی شادی مرزا عیسےٰ ترخان حاکم سندھ کی بیگم بیگہ بیگم سے ہوئی تھی۔

کامران بن بابر مرزا کی شادی ماہ چوچک بیگم بنت شاہ حسن ارغون ترخان سے ہوئی۔

اکبر اعظم کی شادی سندی بیگم بنت مرزا باقی ترخان سے ہوئی۔

خسرو بن جہانگیر کی شادی مرزا جانی بیگ ترخان کی بیٹی سے ہوئی۔

محمد مقیم بن ذرلنوں ارغون والئے قندھار کی شادی الغ بیگ بن ابو سعید مرزا کی بیٹی سے ہوئی۔

حیدر مرزا بن سلطان حسین بائیقرا کی شادی سلطان محمود مرزا کی بیٹی بیگہ بیگم سے ہوئی۔

ابراہیم مرزا بائیقرا کی شادی گل رخ بیگم بنت کامران مرزا سے ہوئی۔

منظفر مرزا بن ابراہیم مرزا بائیقرا کی شادی اکبر اعظم کی بیٹی سے ہوئی۔

جہانگیر بادشاہ کی شادی نور النساء بیگم بنت ابراہیم مرزا بائیقرا سے ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ اکبر نامہ صـ ۱۶۴ تا صـ ۱۶۸

۲۔ چنگیز خان ۔ ہیڈ لیم صـ ۶۵ چنگیز خان نے ان تمام ساتھیوں جنہوں نے تورہ چنگیزی (چنگیزی قوانین) اپنا کر اس کا ساتھ دیا مغل کہلانے کا حق بخشا۔

۳۔ امیر تیمور ہیرلڈ لیم صـ ۵۷۔۲۱۔۲۰ اور صـ ۲۵۴ ۔ تاریخ رشیدی صـ ۵۵

۴۔ مغلیہ دور حکومت خافی خاں صـ ۴ ۔ لائف آف چنگیز خان دی گریٹ انگریزی صـ ۶

(ترجمہ) مغلستان کے دور افتادہ علاقے کے رہنے والے تھے۔ ان کے سرداروں نے "ارکنہ قون" نامی پہاڑوں پر لوہے کی فیکٹریاں لگا رکھی تھیں۔ جس کی وجہ سے ان کی خوب عزت اور شہرت تھی۔ اپنی ایجادات کی بنا پر ان کے ملک اور قوم کا نام روشن ہوا۔ اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ اسی لئے "ارکنہ قون" کے مغل لوہار بہت مشہور ہو گئے۔

۵۔ چنگیز خان ہیرالڈ لیم صـ ۲۷ ۔ ترک تیموری صـ ۱۲۶

۶۔ تاریخ رشیدی صـ ۱۵۲ اور صـ ۱۵۴

۷۔ امیر تیمور ہیرلڈ لیم (اردو) صـ ۲۰ تا صـ ۲۲۔

۸۔ تاریخ رشیدی صـ ۱۱۵ ، چنگیز خان ہیرالڈ لیم صـ ۹۴۔

۹۔ چنگیز خان ہیرلڈ لیم صـ ۹۷

۱۰۔ چنگیز خان ہیرلڈ لیم صـ ۶۰ تا صـ ۶۷۔۱۰۱۔ تاریخ رشیدی اول صـ ۴۵۔۲۔۱۰ مغلیہ دور خافی خاں صـ ۴۵ ۔ ترک تیموری صـ ۲۸ ۔ اکبر نامہ صـ ۱۸۶۔۱۸۷۔۱۹۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنگیز خان ہیرلڈلیم صـ۱۸-۴۴

۱۲۔ چنگیز خان ہیرلڈلیم صـ۶۰ تفصیل تو زہ چنگیزی لف ہے۔

۱۳۔ طبقات ناصری دوم صـ۱۰۸-۱۷۰ اور ۱۸۱

۱۴۔ چنگیز خان ہیرلڈلیم صـ۵۹

۱۵۔ طبقات ناصری اوّل صـ۵۶۲

۱۶۔ طبقات ناصری دوم صـ۱۲۰ ، طبقات ناصری حصہ دوم صـ۵۶۲ کے مطابق قدر خان نے محمد شاہ خوارزم کو مال کی کثرت کا ذکر کر کے اس کے حاصل کرنے کی اجازت مانگی۔ اجازت مل جانے کے بعد ہی قدر خان نے اس مقصد کے لئے سفیر اور تاجروں کو قتل کیا۔

۱۷۔ طبقات ناصری حصہ اول صـ۵۶۵ سلطان محمد شاہ خوارزم جزیرے سے باہر آیا اس کے معدے میں تکلیف تھی۔ اسی عارضے میں ۶۱۷ھ میں وفات پائی۔

۱۸۔ طبقاتِ ناصری صـ۵۶۳ (امام رکن الدین نے اپنی شہادت سے پہلے فارسی رباعی میں اقرار کیا کہ یہ سفیر اور تاجروں کا قتل ہے کہ چنگیز خان نے قتل عام مسلم کیا۔

۱۸۔ طبقاتِ ناصری دوم صـ۱۸۹

۱۹۔ طبقاتِ ناصری حصہ دوم صـ۱۸۱ تا صـ۱۸۹

۲۰۔ طبقاتِ ناصری حصہ دوم صـ۱۸۵ تا صـ۱۸۹

۲۱۔ اکبر نامہ جلد اوّل صـ۱۹۷

۲۲۔ چنگیز خان ہیرلڈلیم صـ۹۳ تا ۱۰۰

۲۳۔ محمڈن پاورز ان انڈیا صـ۶۸ ۔ چنگیز خان ہیرلڈلیم صـ۹۷ اور صـ۱۸۴

۲۴۔ تاریخ رشیدی دوم صـ۳۰-۳۱ اور ۲۹۳

۲۵۔ طبقاتِ ناصری حصہ دوم صـ۱۸۶ - ۲۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۔ طبقاتِ ناصری دوم صـ۲۲۲ ۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۱۰۷

۲۷۔ محمدن پاور ان انڈیا صـ۶۸

۲۸۔ محمدن پاور ان انڈیا صـ۶۷

۲۹۔ طبقاتِ ناصری حصہ اوّل صـ۲۰۶، اور ۲۱۷ تا ۲۱۹۔ تاریخ رشیدی صـ۳۲

۳۰۔ طبقات ناصری حصہ دوم صـ۲۴۲ و ۲۴۷ و ۲۲۶

۳۱۔ طبقاتِ ناصری حصہ دوم صـ۲۳۷

۳۲۔ اکبر نامہ ابوالفضل صـ۲۰۱ ۔ طبقات ناصری صـ۲۱۲، ۲۲۰

۳۳۔ اکبر نامہ ابوالفضل صـ۱۹۳، ۱۹۷ تا ۲۰۰ اور ۲۰۲

۳۴۔ طبقاتِ ناصری حصہ دوم صـ۲۴۷۔

۳۵۔ طبقاتِ ناصری دوم صـ۲۴۷ - ۲۵۴

خلیفہ کی صاحبزادی جب سمرقند پہنچی تو اس نے تاتاریوں کے قافلے کے سردار قثم بن عباس کے روضے کی زیارت کی اجازت لی ۔ معصومہ نے روضہ میں دو رکعت نماز ادا کی اور دُعا کی کہ اس کی جان لے لی جائے تاکہ اُسے غیر محرموں سے نجات ملے ۔ دُعا کے ساتھ ہی اس کی روح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ گئی ۔

۳۶۔ تاریخ رشیدی صـ۳۷

۳۷۔ تاریخ رشیدی حصہ اوّل صـ۶ تا ۹

۳۸۔ تاریخ رشیدی حصہ اوّل صـ۵

۳۹۔ تاریخ رشیدی حصہ اوّل صـ۱۳

۴۰۔ تاریخ رشیدی حصہ اوّل صـ۱۲ تا ۱۵

۴۱۔ امیر تیمور اردو ہیرلڈلیم صـ۲۹ ۔ گذشتہ سو سالوں سے چغتائیوں کی گرفت ماوراالنہر کے علاقے پر ڈھیلی پڑ گئی تھی ۔ صوبے دار یکے بعد دیگرے خود مختار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکے تھے۔

۴۲۔ تاریخ رشیدی ص۱۷ تا ۲۰

۴۳۔ تزک تیموری ص۳۰

۴۴۔ تاریخ رشیدی ص۹۔ ۴۸

۴۵۔ تاریخ رشیدی اوّل ص۳۹

۴۶۔ تاریخ رشیدی اوّل ص۳۸ تا ۴۰ اور ۵۱

۴۷۔ تاریخ رشیدی اوّل ص۳۹ اور ۵۱ تا ۵۷

۴۸۔ تاریخ رشیدی اوّل ص۴۷

ولیس خان کے دو بیٹے تھے۔ عیسےٰ بگا خان اور یونس خان۔ امراء نے عیسےٰ بگا کو خاقان بنا لیا۔ اس لئے یونس خان سمرقند چلا گیا۔ جہاں الغ مرزا حکمران تھا۔ اس نے یونس خان کو اپنے باپ شاہرخ مرزا کے پاس ہرات بھیج دیا شاہرخ مرزا نے اس کی پرورش کی اور اچھی تعلیم دلوائی۔ مغلوں میں یونس خان سب سے زیادہ تعلیم یافتہ تھا۔ ابوسعید مرزا جب برسراقتدار ہوا تو اس کو اپنی مشرقی سرحد پہ عیسےٰ بگا سے شکایت اور خطرہ رہتا تھا۔ ابوسعید مرزا نے مدد کر کے یونس خان کو کاشغر میں خاقان بنوا دیا۔ یونس خان نے اپنی تین بیٹیوں کی شادیاں ابوسعید مرزا کے تین بیٹوں سے کر کے ان سے رشتہ داری پکی کر لی۔ اس طرح یہ علاقہ دو خود مختار ریاستوں میں بٹا رہا۔

۴۹۔ تاریخ رشیدی ص۹۸ تا ۱۰۳۔

بعض مغل اور چغتائی حکومت کے امور سے علیحدہ ہو کر مقامی آبادی میں شادیاں اور رہائش اختیار کر لینے کی وجہ سے ترکی زبان بولنے لگے اور ترک کہلائے۔

۵۰۔ تاریخ رشیدی ص۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥١۔ چنگیز خان ہیرلڈ لیم ص ٥-٩٤

٥٢۔ امیر تیمور ہیرلڈ لیم ص ٥-٢٢

٥٣۔ چنگیز خان ہیرلڈ لیم ص ٥٧-٥٦ اور ٤٧،

٥٤۔ چنگیز خان ہیرلڈ لیم ص ٩٧

٥٥۔ تاریخ رشیدی ص ١٧، امیر تیمور ہیرلڈ لیم ص ١١٥

٥٦۔ چنگیز خان ہیرلڈ لیم ص ٣-٧٢

٥٧۔ تاریخ رشیدی ص ١١٥

٥٨۔ چنگیز خان ہیرلڈ لیم ص ٦٠ تا ٦٢

٥٩۔ تاریخ رشیدی ص ٣٢-٥٧

٦٠۔ مغلیہ دور اوّل ص ٤٧ ۔ تاریخ رشیدی ص ٥٧-٥٥

٦١۔ تاریخ رشیدی ص ٥٥ ۔ امیر تیمور ہیرلڈ لیم ص ٢١-٢٠

٦٢۔ مغلیہ دور اوّل ص ٢٠

٦٣۔ تاریخ رشیدی ص ٥-٥٤

٦٤۔ چنگیز خان ہیرلڈ لیم ص ٧٣

٦٥۔ اکبر نامہ ابوالفضل ص ٢٠٥ - نام والدہ نگینہ خاتون

٦٦۔ امیر تیمور ہیرلڈ لیم ص ٨-١٧، ٢٢، ٣٧، ٢-٣١، ٣٩ تا ٤٤، ٢٤١ ۔
تزک بابری ص ٣٠

٦٧۔ امیر تیمور ہیرلڈ لیم ص ٦٢

٦٨۔ تاریخ رشیدی ص ٣-٤٢

٦٩۔ تزک تیموری ص ٨٤ تا ٩٢۔ تاریخ رشیدی ص ٨-٣٧، ٤٣، ٤٦

٧٠۔ اکبر نامہ ابوالفضل ص ٢٠٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۲۵۱ ۔طبقات ناصری حصہ دوم صـ۲۶۲ ۔ ۷۴
۷۲۔ طبقاتِ ناصری حصہ دوم اردو صـ۲۴ اور ۲۶۲
۷۳۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۱۱۱-۱۲۰، اور ۱۲۵ تا ۱۲۷
۷۴۔ تاریخ رشیدی صـ۵۴ ۔تزکِ تیموری صـ۱۲۲ (خضر خواجہ کی بیٹی کا نام "تُوکل خانم" تھا)
۷۵۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۲۶۴
۷۶۔ تزکِ تیموری صـ۲۸
۷۷۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۲۶۷ ۔تزکِ تیموری صـ۵۰، ۷۳، ۷۷، ۷۸
۷۸۔ اکبر نامہ ابوالفضل صـ۲۱۲
۷۹۔ تزکِ تیموری صـ۱ - ۱۵۲
۸۰۔ تزکِ تیموری صـ۷۳ تا ۷۷ اور ۱۲۵ تا ۱۲۷
۸۱۔ اکبر نامہ ابوالفضل صـ۲۱۳
۸۲۔ مغلیہ دور صـ۵۴ (تاریخ وفات ۲۱ اپریل ۱۴۰۸ء)
۸۳۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۵ - ۱۳۴
۸۴۔ اکبر نامہ ابوالفضل صـ۲۱۳، ۲۱۸ ۔تاریخ رشیدی صـ۵۴
۸۵۔ اکبر نامہ ابوالفضل صـ۲۱۴
۸۶۔ تاریخ ایران صـ۴ - ۶۵۳
۸۷۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۲ - ۲۳۰
۸۸۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۲۳۵ ۔تاریخ ایران صـ۶۵۲
۸۹۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۳ - ۲۴۲
۹۰۔ امیر تیمور ہیرلڈلیم صـ۲۳۴ ۔تاریخ ایران صـ۳ - ۶۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۱۔ تاریخ رشیدی ص ۵۹ ۔
امیر تیمور ہیرلڈ لیم ص ۲۳۶

۹۲۔ تاریخ ایران ص ۵ - ۶۵۴

۹۳۔ اکبر نامہ ابوالفضل ص ۲۱۶

۹۴۔ تاریخ ایران ص ۶۵۶

۹۵۔ مغلیہ دور خانی خان ص ۵۹

۹۶ تاریخ ایران ص ۶۵۶

۹۷۔ تاریخ رشیدی ص ۵-۸۴
(تاریخ پیدائش ۱۴۱۶ء)

۹۸۔ تاریخ رشیدی دوم ص ۴۷، ۸۳ تا ۸۵، ۵-۹۴، ۱۱۴
اور ۱۷۲۔

۹۹۔ تاریخ رشیدی ص ۹۳

۱۰۰۔ تاریخ رشیدی اوّل ص ۱۱۸

۱۰۱۔ تاریخ رشیدی اوّل ص ۱۲۱

۱۰۲۔ تاریخ رشیدی ص ۱۶۶ تا ۱۷۲ اور ۴-۲۲۳۔

۱۰۳۔ مغلیہ دورِ حکومت خانی خان ص ۵۸

۱۰۴۔ ہمایوں نامہ ص ۸۴
اکبر نامہ ابوالفضل ص ۲۲۴

۱۰۵۔ اکبر نامہ ابوالفضل ص ۵-۲۲۴
(بابر ۱۰؍ جون ۱۵۹۴ء میں تخت نشین ہوا۔

۱۰۶۔ بابر نامہ انگریزی ص ۳۳-۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۷۔ مغلیہ دورِ حکومت خافی خان ص۶۲ (بھائی جہانگیر)

۱۰۸۔ بابر نامہ انگریزی ص۸۷ - ۸۹

۱۰۹۔ بابر نامہ انگریزی ص۱۱۴

۱۱۰۔ بابر نامہ ء ص۶ - ۱۲۵

۱۱۱۔ بابر نامہ انگریزی ص۱۴۴ - ۱۴۷ - ۱۵۷

۱۱۲۔ بابر نامہ انگریزی ص۱۸۴

۱۱۳۔ محمدن پاورِ ان انڈیا انگریزی ص۲۴

۱۱۴۔ اکبر نامہ ابوالفضل ص۲۲۸

۱۱۵۔ بابر نامہ انگریزی ص۸ - ۳۲۷

۱۱۶۔ تاریخ رشیدی ص۴ - ۲۳۲

محمدن پاور ان انڈیا ص۲ - ۳۱

۱۱۷۔ محمدن پاورِ ان انڈیا ص۳۲

تاریخ رشیدی ص۲۳۹

۱۱۸۔ تاریخ رشیدی ص۲۴۷

۱۱۹۔ تزکِ بابری ص۲ - ۱۴۱

۱۲۰۔ بابر نامہ ص۳۷۰

(باجوڑ کے باشندے اسلام دشمن تھے۔ انھوں نے اپنے ہاں تمام مسلمان ختم کر دیئے تھے۔ اور عجیب قسم کے خیالات رکھتے تھے۔ اس لئے وہاں قتلِ عام کا حکم دیا۔ شاہ منصور کی بیٹی مبارکہ بیگم کی شادی بابر مرزا سے ہوئی۔

۱۲۱۔ بابر نامہ انگریزی ص۵۴؟

۱۲۲۔ اکبر نامہ ابوالفضل ص۶ - ۲۴۵ -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابر نامہ ص۴۷۳ تا ۴۷۵ (تاریخ فتح ۲۰ اپریل ۱۵۲۶ء)

۱۲۳۔ بابر نامہ ص۵۲۲

ہمایوں نامہ حصہ دوم ص۱۵۲۔

محمدن پاور ان انڈیا ص۴۸-۹

۱۲۴۔ بابر نامہ ص۵۲۴-۵

محمدن پاور ان انڈیا ص۵۰

۱۲۵۔ مغلیہ دورِ حکومت خانی خان ص۵۸

۱۲۶۔ بابر نامہ ص۵۵۷

۱۲۷۔ محمدن پاور ان انڈیا ص۵۵

۱۲۸۔ بابر نامہ ص۵۷۰-۵۷۵ (فتح ۲۹ مارچ ۱۵۲۷ء کو نصیب ہوئی)

محمدن پاور ان انڈیا ص۵۸-۹

۱۲۹۔ ہمایوں نامہ حصہ دوم ص۱۸۲

۱۳۰۔ تزکِ بابری ص۲۵۵-۶

۱۳۱۔ بابر نامہ ص۵۴۲-۳

ہمایوں نامہ حصہ اوّل ص۳۶ اس کا نام بلوا بیگم تھا۔ کابل جاتے ہوئے دریائے سندھ میں کود کر جان دے دی۔

۱۳۲۔ بابر نامہ ص۷۰۱ تا ۷۰۰۔

ہمایوں نامہ ص۱۸۵۔

۱۳۳۔ ہمایوں نامہ حصہ دوم ص۱۸۵، بابر نامہ ص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغلوں کے متعلق مستند مآخذ کی فہرست

ماخذِ خصوصی ۔ طبقاتِ ناصری مصنف منہاج سراج

لاہور مئی ۱۹۸۵ء مترجم (اردو) غلام رسول مہر

ہسٹری آف دی مغلز آف سنٹرل ایشیا (تاریخ رشیدی)

کرزن پریس ۔ نیویارک ۱۹۷۲ء مصنف ۔ مرزا حیدر دوغلت)

تاریخ نامہ ہرات ۔ تالیف ۔ سیف بن محمد ۔ مترجم ۔ پروفیسر سلطان الطاف علی)

تزکِ تیموری ۔ ترجمہ ۔ سید ابوالہاشم ندوی (بی اے)

امیر تیمور ۔ مصنف ہیرلڈلیم ۔ مترجم ۔ بریگیڈیر گلزار احمد ۔ لاہور ۱۹۶۸ء

بابرنامہ (ترکی) (انگریزی ترجمہ ۔ اینٹ ایس بیورج)

اکبرنامہ ۔ مصنف ابوالفضل ۔ مترجم انگریزی ۔ ایچ بیورج (آئی ۔ سی ۔ ایس)

ہمایوں نامہ ۔ مصنف گلبدن بیگم ۔ مترجم ۔ رشید اختر ندوی

تزکِ جہانگیری ۔ ترجمہ ۔ اعجاز الحق قدسی

تاریخ مغلیہ ۔ مصنف محمد الیاس مرزا ۔

ترخان نامہ (فارسی) مصنف ۔ سید میر محمد بن سید جلال ٹھٹھوی

ظہیرالدین محمد بابر ۔ مصنف ۔ ال ۔ ایف ۔ رش بروک ولیمز

(ترجمہ ۔ ڈاکٹر رفعت بلگرامی)

معمولی ماخذ ۔ تاریخ سندھ ۔ تاریخ طاہری ۔ مرأۃ الانساب ۔ تاریخ معصومی ۔

روضۃ الصفا ۔ حبیب السیر ۔ تاریخ ایران ۔ مغلیہ دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغل القابات

۱ - خاقان - مغلوں میں جو تخت نشین ہوتا۔ خاقان کہلاتا تھا "بڑا خان"۔ حکمران اعلیٰ۔

۲ - ترخان - تر کے معنے افضل یا اعلیٰ ۔ یہ لقب اعلیٰ فوجی کارکردگی دکھانے پر دیا جاتا تھا۔ مغلوں کے قبیلے کا نام تھا۔

۳ نوئیاں کے معنی امیر - کچولا بہادر کی اولاد نے اپنایا۔

۴ - گورگان کے معنی داماد - امیر تیمور نے لقب اپنایا ۔

۵ - مرزا - امیر تیمور اپنے بیٹوں کو امیر زادے پکارتا تھا۔ مگر اس کی اگلی پشت میں سب حکمرانوں نے لقب مرزا اختیار کیا۔ (امیرزادہ کا مخفف)

۶ - بیگ - مغل حکمران یہ خطاب کم درجہ کارکردگی پر دیا کرتے تھے۔

۷- دلائی لامہ - تبت کے مُغل حکمرانوں نے یہ لقب اختیار کیا۔

۸- ختن یا کیتھے - منچوریا کے مغل حکمرانوں نے یہ لقب اختیار کیا۔

۹- ایل خان - ہلاکو خان اور اس کی اولاد نے ایران میں یہ لقب اختیار کیا۔

۱۰- لوہ آر - جو بعد میں لوہار ہوگیا۔ جس کے معنی جنگجو اور بہادر - جب مغلوں نے لوہے سے ہتھیار سازی شروع کردی تو اس کام کو پیشہ بنا لینے والوں نے لوہار لقب اختیار کیا۔ لوہار مغلوں کا قدیمی ایک نام تھا ۔

۱۱- تیمور کے معنی لوہار ہیں ۔ یہ نام مغل فخریہ طور پر استعمال کرتے تھے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاضی محمد اقبال چغتائی بآیقرہ